آرزوئے بخشش

۱۴۲۶ھ

مجموعۂ نعت

(شعری مجموعہ)

ساجد امروہوی

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

آرزوئے بخشش

۱۴۲۶ھ

مرزا ساجد حسین ساجد امروہوی

اَلنبِیُ اَولیٰ بِالمومِنِینَ مِن اَنفُسِہِم

سورۂ احزاب

ترجمہ: نبی مومنوں پر انکی جانوں سے بھی زیادہ حق رکھتے ہیں

(ترجمہ مولانا فتح محمد جالندھری)

The Prophet is closer to the believers than their ownselves

(Translation : Abdullah Yusuf Ali)

بسرت کہ جُز سرِ زلفِ تو بسرم سرِ دِگرے نشد
بہ رُخت کہ از رخِ پاکِ تو بہ رُخِ دِگر نظرے نشد

چو منم کمینہ سگانِ تو و زِ جملہ بے قدرم ولے
بہ درت کہ جُز درِ پاکِ تو بدرِ دِگر گزرے نشد

فہرست

نمبر شمار	عنوان	صفحہ
۱.	ضابطہ	۷
۲.	مصنف کا تعارف	۸
۳.	انتساب	۹
۴.	اظہارِ تشکر	۱۰
۵.	پیش لفظ	۱۴
۶.	اجالے اُنکے	۱۶
۷.	ایوانِ نعت کا نمائندہ شاعر	۳۶
۸.	قطعہ تاریخ	۵۳
۹.	قطعہ تاریخ	۵۳
۱۰.	قطعہ تاریخ	۵۴
۱۱.	ذہن میں آسکے کہاں یارب	۵۵
۱۲.	شب گزاروں وصفِ زلفِ مصطفیٰ کرتے ہوئے	۵۹
۱۳.	دولت ہے خاکِ پائے وفادارِ مصطفیٰ	۶۱
۱۴.	طالبِ قرب ہے اللہ تعالیٰ اُنکا	۶۴
۱۵.	جب روضۂ اقدس کا پردہ نظر آتا ہے	۶۷
۱۶.	جب تم ازل کے دن سے شفاعت مآب ہو	۷۰
۱۷.	اُنکی آنکھوں میں اُجالے ہی اُجالے ہونگے	۷۳

۱۸.	وہ جو قربانِ مصطفیٰؐ نہ ہوا	۷۵
۱۹.	لوگوں کی تو پرواز ہے عرفانِ خدا تک	۷۸
۲۰.	دربدر کی ٹھوکریں کھانا ہمارا اور کچھ	۸۰
۲۱.	صورت مرے سرکار کی ایمان کی تصویر ہے	۸۳
۲۲.	کاش ایسا بوقتِ قضا ہو	۸۵
۲۳.	انداز یہ عطا کا نکالا رسولؐ نے	۸۷
۲۴.	غیروں کی نگاہوں میں مجھ کو ہوتے ہوئے رسوا مت دیکھو	۸۹
۲۵.	ہے فرار حشر میں قہرِ حق سے محال سرورِ انبیاًّ	۹۱
۲۶.	تم سے مکاں تم سے مکیں یا رحمۃ اللعالمینؐ	۹۳
۲۷.	شغل ہے یہی اُسکا جو بھی ہے غلام اُنکا	۹۵
۲۸.	ثبت بر قلب حزیں اُنکا سراپا ہو جائے	۹۷
۲۹.	انمیں کہاں تھی روح رواں آپکے بغیر	۱۰۰
۳۰.	کچھ ایسا دلکش کچھ ایسا جاذب طریقۂ گفتگو ہے اُنکا	۱۰۳
۳۱.	کر طالبِ مال کو مال عطا جو زر چاہے اسکو زر دے	۱۰۵
۳۲.	لاج رکھینگے یقیناً سر محشر آقا	۱۰۸
۳۳.	روضہ کی زیارت کیا ہوگی ارمان یہ پورا کیا ہوگا	۱۱۱
۳۴.	میں اپنے تصور کا ہنر دیکھ رہا ہوں	۱۱۳
۳۵.	حشر میں ہم غلاموں کو کیا چاہئے	۱۱۶
۳۶.	نظر آجائیں اگر دیکھنے والے اُنکے	۱۱۸
۳۷.	سرکار جو بخشیں درِ جگر وہ درِ جگر میرا سارا	۱۲۰

۳۸.	یوں سند محبوبیِ حق کی عنایت ہوگئی	۱۲۲
۳۹.	چلمن کیسی جالی کیسی گنبد کیسا در کیسا ہے	۱۲۴
۴۰.	آپکے در کا لقب دارِ شفا رکھا ہے	۱۲۶
۴۱.	حضورِ مصطفیٰؐ یہ حال کہہ دینا صبا میرا	۱۲۸
۴۲.	ہے دارائی کے لائق جو وظیفہ خوار ہے اُنکا	۱۳۰
۴۳.	شوق بھی ہے، سر بھی ہے، سودا بھی ہے	۱۳۲
۴۴.	اذن طلب ملا نہیں اُنکی جناب سے	۱۳۴
۴۵.	عشاق حبیبِ خالق کی اک خاص یہ عادت ہوتی ہے	۱۳۷
۴۶.	کوری ہے فردِ معصیت اُنکے غلام کی	۱۴۰
۴۷.	جس آدمی کو کوئے نبیؐ کی ہوا لگے	۱۴۳
۴۸.	سرکار کی طرف سے کمی کب کوئی رہی	۱۴۵
۴۹.	میرے مولا مجتبیٰؑ حاجت روائی کیجئے	۱۴۸
۵۰.	خوفِ حساب، خوفِ قبر، فکرِ مآل لے گئی	۱۵۰
۵۱.	قربان چاند روئے منور کے خال پر	۱۵۲
۵۲.	قرب اُنکا میسر ہو جسکو وہ فخرِ زمانہ ہو جائے	۱۵۴
۵۳.	شکل تو اُنسے منہ چھپانے کی	۱۵۶
۵۴.	حق کو حق ایمان کی دولت خُلق کو عزت جانے ہے	۱۵۸
۵۵.	حشر کا شور ہے بپا خلق کا ازدحام ہے	۱۶۰
۵۶.	فضیلتِ اہلِ بیت ثابت کتابِ حق کی زبان سے ہے	۱۶۳
۵۷.	نعتیہ گیت	۱۶۶

جملہ حقوق بحقِ مصنف محفوظ ہیں

ضابطہ

نام کتاب	:	آرزوئے بخشش
مصنف	:	مرزا ساجد امروہوی
سن اشاعت	:	۱۴۲۶ھ مطابق ۲۰۰۵ء
تعداد	:	دوسو پچاس
کمپوزنگ	:	حنا ساجد
تزئین	:	ایس.ڈی.کمپیوٹر، امروہہ
طباعت	:	سٹی پرنٹس، بلیماران، دہلی
قیمت	:	۲۰۰ روپیہ

ناشر

بزم شعروادب امروہہ

ملنے کا پتہ:

خسرو مرزا، خضر مرزا، مرزا محمد زبیر ابنِ سیفی دفتر انجمن یادگارِ رؤف

محلّہ سددو امروہہ

مصنف کا تعارف

نام : مرزا ساجد حسین

تخلص : ساجد امروہوی

تاریخ پیدائش : ۱۸؍جنوری ۱۹۴۳ء

تعلیم : ایم۔اے۔انگریزی

ایم۔اے۔تاریخ

ایم۔اے۔معاشیات

بی۔ایس۔سی۔بی۔ایڈ

رٹائرڈ لیکچرر امام المدارس امروہہ

تلمذ : والد گرامی حضرت رؤف امروہوی، و برادرانِ مکرم

سیفی امروہوی و حامد امروہوی

ارادت : حضرت ملا رضا حسینؒ نقشبندی، مجددی، قادری، چشتی سہروردی

حضرت رؤفؒ امروہوی صابری چشتی

حضرت سید معین الدین جعفریؒ صابری چشتی

انتساب

میں اپنے اس دوسرے مجموعۂ کلامِ نعت

آرزوئے بخشش

کو اپنے والد

گرامی قدر الحاج ماسٹر حافظ محمد عبدالرؤف رؤفؒ امروہوی

و

پیرِ طریقت حضرت ملا رضا حسینؒ

و

رہنمائے راہِ معرفت حضرت سید معین الدین جعفریؒ

کی ارواح پُر فتوح سے منسوب و معنون کرتا ہوں جنکی باطنی توجہ

نے مجھے حصول تزکیۂ روح اور نفسِ مطمئن

کے حصول کی راہ پر گامزن کیا

ذرّۂ خاکِ کفِ پائے عاشقانِ رسول

ساجد امروہوی

اظہارِ اِمتنان وتشکر

وَلَئِنۡ شُکَرۡتُمۡ لَاَزِیۡدَ نَّکُمۡ

''اگر شکر کروگے تو ہم (نعمتوں) میں اور اضافہ کردینگے''

اس ارشادِ خداوندی کے تحت کون کم نصیب نعمتوں میں اضافہ نہ چاہے گا مگراسی کے ساتھ یہ بھی مسلّم ہے کہ

شکر ایک کرم کا بھی ادا ہو نہیں سکتا
دل تم پہ فدا جانِ حسؔن تم پہ فدا ہو

(مولانا حسن رضا خاں بریلویؒ)

دنیا کی ساری زبانوں کی لغتوں میں ان الفاظ کی تشکیل ہی نہیں ہوسکتی جنکے توسط سے اللہ کی کسی ایک نعمت کا بھی شکر ادا ہو سکے مگر ہم پر لازم ہے کہ ہم اپنے دل سے ذہن سے، جان سے وجدان سے لاشعور سے اور جہاں تک ممکن ہوسکے اپنی زبان سے اس وحدہٗ لاشریک کا شکر ادا کرتے رہیں۔ میں سب سے پہلے اس مالکِ دوجہاں کے حضور سجدۂ شکر بجالاتا ہوں جسکی لامحدود عنایت نے نعت کے دوسرے مجموعہ ''آرزوئے بخشش'' کی اشاعت کے وسائل فراہم کیے۔

مجھے نثر لکھنے کے مواقع ملتے تو ہیں مگر میں انہیں گنوا دیتا ہوں۔ پہلی کتاب ''رازِ بخشش'' اور ''انوارِ روٗف'' ہیں۔ روایتاً مضمون لکھنے پڑے من وعن

اُسی مجبوری کے تحت یہ مضمون بھی سپردِ قلم ہو رہا ہے۔ کبھی کبھی کوئی کتاب پڑھتے وقت یہ جی چاہتا ہے کہ مصنف کے خیالات پر خیال آرائی کی جائے۔ مگر ایسا کبھی نہ ہو سکا۔ ویسے یہ بھی مسلّم ہے کہ شاذ ہی لوگ اچھے نثر نگار بھی ہوں اور اچھے شاعر بھی ۱۹۹۰ء میں ''رازِ بخشش'' شائع ہونے کے بعد مشقِ سخن لگاتار جاری رہی اِسمیں امروہہ کے طرحی نعتیہ اور منقبتی مشاعروں کا بھی بڑا ہاتھ ہے۔ نعتوں اور منقبتوں کی تعداد ۱۲۵ ہونے کے بعد میں نے اپنے دوستوں سے مشورہ کیا تو زیادہ تر دوستوں نے نعتیں الگ اور مناقب الگ چھاپنے کا مشورہ دیا اور یہ ارادہ پختہ تر تب ہوا جب محترم ڈاکٹر نثار احمد فاروقی مرحوم و مغفود نے بھی یہی رائے دی۔ چنانچہ میں نے نعتوں اور منقبتوں کے دو الگ الگ مسودے تیار کئے۔ اس سلسلے میں میں جناب طرب ضیائی کا تہِ دل سے متشکر و ممنون ہوں کہ اُنہوں نے میری بھرپور مدد فرمائی اور اس بار نعتیہ مجموعے کا تاریخی نام ''آرزوئے بخشش'' بھی اُنہوں نے ہی دریافت کیا۔

محترم ڈاکٹر نثار احمد فاروقی کے سانحۂ ارتحال نے مجھے اور میرے بڑے بھائی حامد امروہوی کو ناقابلِ تلافی نقصان پہنچایا۔ حامد بھائی کی تین کتابوں کو نثار بھائی نے ہی دہلی میں اپنے انتظام و انصرام میں چھپوایا اور ''خیابانِ ارم'' کا تو شایانِ شان اجراء بھی دہلی میں منعقد کرایا۔ اب اُنکے سامنے سے اُٹھ جانے کے بعد میں نے محترمی و مکرمی حضرت خواجہ حسن ثانی نظامی مدظلہٗ

Scanned by CamScanner

العالی کی خدمت میں نثار بھائی مرحوم کے تعلق اور واسطے سے عرض گزاری اُنہوں نے اپنی علالت اور عدیم افرصتی کے باوجود پیش لفظ تحریر فرمایا میں انکا تہِ دل سے ممنون ہوں اور انکی صحت دعافیت کے لئے دعا گو ہوں۔

ناسپاسی ہوگی اگر میں اپنے عزیز جنید فاروقی سلّمہٗ کا شکریہ ادانہ کروں انہوں نے سب سے پہلے پرنٹ کی تصحیح بھی کی اور ایک جامع مضمون ''اُجالے اُنکے'' سپردقلم کیا۔ اور مجھے اپنے بیش قیمت مشوروں سے نوازا۔ تیسرا اہم امتنان محترم ڈاکٹرعظیم امروہوی کی خدمت میں پیش کرنا ہے کہ انہوں نے اپنی اہم مصروفیت کے ہوتے ہوئے میرے لئے بیش قیمت وقت ارزاں کیا اور ایک بہت بلیغ مضمون ''ایوانِ نعت کا نمائیدہ مشاعر'' سپردقلم کیا۔ انکی خدمت میں عرض گذاری کی تحریک مجھے میرے رفیق کار اور محبوب شاگرد ڈاکٹر جمشید کمال صاحب نے دی تھی میں انکی خدمت میں بھی سپاس گزار ہوں۔

میری چہیتی بیٹی حنا ساجد نے کتاب کو کمپیوٹر پر کمپوز کیا ہے میں اس مشقت کیلیئے میں اسکا شکریہ ادانہیں کرونگا کیونکہ اُس نے حق ادا کیا ہے مگر اُس کا اعتراف ضرور کروں گا کہ اپنے سب امور خانہ داراى کے باوصف اسنے وقت نکال کر میری بھرپور امداد کی۔

لیجئے اب میرے دو دوست طرب ضیائی اور شمیم نقوی اپنے ہاتھوں میں تاریخی قطعات لئے ہوئے میرے اظہارِ تشکر کے لئے ہم تن گوش ہیں مگر

اُنکے کان کچھ نہیں سن پائینگے کیونکہ اُنکا شکریہ ادا کرنے کیلیئے میرے پاس الفاظ ہی نہیں ہیں برادر گرامی احمد حسین سیفی اوران دوحضرات نے قدم قدم پر جن حوصلہ مند مشوروں سے نوازا وہ میرے لئے لائق صد افتخار ہیں۔

اپنے قارئین سے گزارش ہے کہ اگر میرا کوئی شعر اُنکے دلکو چھو جائے تو وہ مجھے دعاؤں میں یاد رکھیں اور اگر غلطیاں نظر آئیں تو اُنسے مجھے بہ مہربانی آگاہ کردیں تاکہ اُنکا ازالہ کرسکوں۔

''آرزوئے بخشش'' کی اشاعت کے بعد بہت جلد مناقب کا مجموعہ پریس کو چلا جائے گا کیونکہ وہ کتاب بھی کمپیوٹر میں بند ہو چکی ہے۔ دعا کریں کہ اسکو چھپوانے کے مصارف بھی جلد مہیا ہو جائیں۔ آخر میں پھر، میں اپنے قارئین سے اپنی سلامتیِ ایمان کیلیئے دعا کا ملتجی ہوں۔

ساجدامروہوی

Scanned by CamScanner

پیش لفظ

محترم حضرت خواجہ حسن ثانی نظامی مدظلہ العالی

حضرت ساجد امروہوی شاعر بھی ہیں، شاعر کے بیٹے بھی ہیں، شاعر کے بھائی بھی ہیں اور بات یہ بھی شاید کسی ریکارڈ میں درج کرنے کی ہے کہ ان کا جنم اس گھر میں ہوا ہے جو نعتیہ شاعری ہی کے لئے تعمیر کیا گیا تھا اور پون صدی ہوا چاہتی ہے۔ اسی مصرف میں ہے۔

ساجد صاحب کے پاس جو کچھ ہے وہ اللہ کی دین بھی ہے۔ اپنی کمائی بھی۔ اللہ کی دین تو یوں کہ محض چاہنے سے کوئی شاعر اور اچھا شاعر نہیں بنا کرتا اور اللہ کی دین ٹوکرے بھر موتیوں کی بھی ہو تو پرونے والے، زیور کا روپ دینے والے کے بغیر کچھ ادھوری سی لگتی ہے۔

میں تصور کی آنکھ کھولتا ہوں تو دیکھتا ہوں کہ ساجد صاحب کو شعر کی شیرینی ورثہ میں ملی انکے والد ماجد حضرت ماسٹر عبدالرؤف صاحب مرحوم شعر گوئی اور شعر میں بھی نعت گوئی کے واسطے تخلیق ہوئے تھے۔ انہوں نے اپنا گھر بنایا تو اسے حمد و نعت کے مشاعروں کے لئے مخصوص کیا۔ اللہ تعالیٰ نے مرحوم کی اولاد کو انکی شعر گوئی کا شریک یوں فرمایا کہ عبدالرؤف صاحب کا مبارک گھر انکی عمر پوری ہونے کے بعد بھی حمد و نعت سے آباد ہے۔ ساجد صاحب نے ہوش کی

انکھ کھولی ہوگی تو جمعہ کی نماز کے ساتھ اپنے گھر میں آٹھویں دن شعر گو اور نعت گو شعراء کا جمگھٹا بھی دیکھا ہوگا۔ اور خود شعر کو اور حمد و نعت کو اپنے مبارک گھر کے در و دیوار، سقف و بام اور صحن و آنگن میں محسوس فرمایا ہوگا۔ رسا بسا پایا ہوگا۔ حمد و نعت کی بادِ بہاری کے لئے دروازہ، کھڑکی، روشندان کھولنے کے لئے وہ جب جب اُٹھتے ہوں گے انکے اپنے دل کی کلی بھی کھلتی ہوگی اور جو پھول نمودار ہوتا ہوگا اسکی پتیوں کو سموم اور دھوپ سے محفوظ رکھنے کے طریقے بھی استادانِ فن سے بے مانگے ان تک پہنچتے ہوں گے۔ ساجد صاحب کا کسب یہ ہے کہ انہوں نے اللہ کی دین موتیوں کو ضائع نہیں کیا۔ سنبھال سنبھال کر رکھا اور موقع موقع سے اپنے فن پاروں پر ٹانکا گئے۔ جب ہی تو انہوں نے پروفیسر نثار احمد فاروقی فریدی مرحوم جیسے صاحب نظر اور عالم سے یہ سند حاصل کر لی کہ ساجد صاحب کا کلام پُر کیف بھی ہے۔ بے عیب بھی نیز فنی خوبیوں سے بھر پور بھی۔ مجھے ساجد صاحب کی اس فرمائش پر فخر ہے کہ وہ مجھ جیسے بے بضاعت آدمی سے چند سطریں اپنے نئے مجموعہ نعت ''آرزوئے بخشش'' کے لئے لکھوانا چاہتے ہیں۔ مجھے یقین ہے کہ وہ مجھے اجازت عطا فرمائیں گے کہ انکی خدمت اور انکے برادران محترم کی خدمت میں مبارکباد پیش کرنے کے ساتھ انکے مرحوم والد کی خدمت میں بھی مبارکباد پیش کروں کہ میں انہیں زندہ و پائندہ محسوس کرتا ہوں۔

حسن ثانی نظامی

Scanned by CamScanner

اُجالے اُنؐ کے

جناب جنید اکرم فاروقی

نعت خالص عشقیہ شاعری ہے۔غزل بھی عشقیہ شاعری ہے لیکن نعت کے چشمے عقیدت مندانہ عشق سے اُبلتے ہیں اور یہ عشق کیونکہ ایک اولوالعزم صاحبِ شریعت سے وابستہ ہے اس لئے شرعی احتساب کی نگاہیں اس کی نگہ داری کرتی ہیں کہ اس کا جوشِ جنوں شرعی حدود و قیود کے اندر ہو اور اس مملکت میں عقیدت مند عاشق کی لے محتاط ہو اس کے الفاظ محتاط ہوں اس کی آواز اور اس کا انداز بھی محتاط ہو۔اور درحقیقت اس احتیاط کے صدف میں الفاظ کے ذرّات موتیوں کی طرح چمکنے لگتے ہیں اور نعت اس مالائے مروارید کا جلوہ دکھاتی ہے جس کا ہر شعر سجے سنورے ہوئے گوہر کی طرح اپنی آب وتاب میں لعل وجواہر سے سوا ہوتا ہے اور دکانِ عقیدت میں اُن سے زیادہ بیش قیمتی قرار دیا جاتا ہے۔

کسی بھی عظیم شخصیت کی سچی تعریف کوئی شخص اُسی وقت کرسکتا ہے جب اُسے اُس شخصیت سے سچّا لگاؤ سچی محبت اور واقعی عقیدت ہو اُسی شاعر کی نعتوں میں صداقت ہوسکتی ہے جسے رسولِ اکرمؐ سے سچا عشق ہو وہ تمام محبوب رشتوں پر رسول اللہؐ کی محبت کو ترجیح دے ساری کائنات میں اس کی اوّلین اور سب سے بڑھکر محبوب ذاتِ رسولِ اکرمؐ کی ذاتِ والا صفات ہو کیونکہ اس

کے بغیر ایمان کامل نہیں ہوسکتا ایمان کامل نہ ہوتو رہبرِ ایمان کی مدح میں خلوص نہیں ہوسکتا مدح میں خلوص نہ ہوتو وہ رونق پذیر نہیں ہوسکتی۔

فرمانِ الٰہی ہے۔ **البنی اولیٰ بالمومنین من انفسھم**

یعنی۔ مسلمانوں کے نزدیک نبیؐ کی ذات اپنی جانوں سے زیادہ عزیز ہے۔

رسولِ اکرمؐ کا ارشادِ عالی ہے۔

لایومن احدکم حتیٰ اکون احب الیہ من والدہ وولدہ والناسِ اجمعین (بخاری)

یعنی۔ تم میں سے کوئی آدمی (پکّا) مومن نہیں ہوسکتا جب تک وہ اپنے ماں باپ اولاد اور دیگر سب لوگوں سے زیادہ مجھ سے محبت نہ کرے۔

محمدؐ کی محبت خون کے رشتوں سے بالا ہے
یہ رشتہ دنیوی قانون کے رشتوں سے بالا ہے

ایمان کے رگ وپے میں جو چیز روح بن کر دوڑتی ہے وہ حضرت محمدؐ کی محبت ہی تو ہے۔ حضرت محمد مصطفیٰؐ سے محبت اُن سے قلبی لگاؤ اُن سے والہانہ عشق، ہر صاحبِ ایمان کی طبیعت کا جوہر ہے اور اُس کے گفتار و کردار سے اس کا اظہار اُس کی فطرت کا خاصّہ ہے۔ اگر اس کا اظہار شریعتِ محمدؐی کے دائرے میں ہوتو یہ تبلیغِ دین (رسول اللہؐ کی تعلیم اُن کے عادات واخلاق کی تبلیغ) کا موثر ذریعہ ہے ورنہ خیالات کی تیز رو میں اگر الفاظ کی باگ پر گرفت مضبوط نہیں

ہے تو اُس کی جولانیاں معلوم ۔ !! ایک ہی جست قصہ تمام کر دیتی ہے

یہاں عالمِ جوشِ جنوں میں سب کچھ روا نہیں ہے اگر **قابَ قوسین** کی

تحدید کو دھیان میں نہ رکھا جائے تو رسول اکرمؐ کی بنیادی تعلیم ''توحید'' کی جڑ

شرک کی تیز دھار سے کٹ جاتی ہے اور ایمان کے جیب و گریباں کی دھجیاں

اُڑنے لگتی ہیں اور یہ وہ بات ہے جو سرکارِ مدینہؐ کو سب سے زیادہ ناپسند ہے

۔اس لئے زورِ جنوں میں گریباں کی پاسداری ضروری ہے ربُّ العالمین اور

رحمۃُ اللعالمینؐ کے فرقِ مراتب کا لحاظ ضروری ہے تبھی عشقِ رسولؐ کا دعویدار دین

کی عزت بھی رکھ سکتا ہے اور اپنی آبرو بھی بچا سکتا ہے۔ یہاں حضورِ یارِ دفترِ جنوں اور

کی طلب میں گریباں کا تار تار نہیں منگایا جاتا بلکہ اگر احرام بھی زیبِ بدن ہے تو

اُسے کھلوا کر متین لباس میں سنجیدگی کے ساتھ حاضری کا حکم ہے۔

ادب گاہیست زیرِ آسماں از عرش نازک تر
نفس گم کردہ می آید جُنیدؒ و بایزیدؒ ایں جا

آسمان کے نیچے ایک ادب گاہِ عالیہ یعنی گنبدِ خضرا عرش سے بھی نازک

تر ہے جہاں نقیبِ ادب 'با محمدؐ ہوشیار' کی صدا لگاتا ہے عظیم المرتب اولیاء کرام

بھی یہاں سانس روکے ہوئے حاضر ہوتے ہیں۔

نعت گوئی کی فضا بھی ایسی ہے جہاں تخیلات کے ذریعہ شاعر بارگاہِ

نبوی میں حاضر ہوتا ہے وہ جتنا باشعور ہے اتنا ہی اس کے لب و لہجے میں تہذیب،

Scanned by CamScanner

الفاظ میں شائستگی اور انداز واطوار میں متانت ہوتی ہے گویا۔

لاترفعوا اصواتکم فوق صوت النبی کا رعب اُس کے دل و دماغ پر طاری رہتا ہے اور ایک ایک لفظ اس کی زبان سے سنجیدگی کی میزان میں تُل کرادا ہوتا ہے۔

جناب مرزا ساجدؔ امروہوی ایک ایسے ہی سنجیدہ شائستہ اور باشعور نعت گو ہیں وہ اعلیٰ تعلیم یافتہ ہیں۔ (بی ایس سی، بی ایڈ)(ایم اے۔ انگلش، ایکنامکس، ہسٹری) آئی ایم انٹر کالج امروہہ کے شعبۂ انگریزی کی کامیاب لیکچررشپ سے کچھ عرصہ قبل سبک دوش ہوئے ہیں۔

ساجدؔ صاحب امروہہ کے ایک معزّز اور صاحبِ علم و ادب گھرانے کے فرد ہیں اُن کے والدِ محترم جناب الحاج حافظ عبدالرؤف صاحب رؤفؔ امروہوی علیہ الرحمہ بھی آئی ایم انٹر کالج امروہہ میں انگریزی اور ریاضی کے اُستاد رہے تھے موصوف اردو فارسی سے گہرا شغف رکھنے والے ذی علم بزرگ تھے عشقِ رسول ؐ اُن کے رگ و پے میں سرایت کیے ہوئے تھا انھوں نے اپنی زندگی نعت گوئی کے لئے وقف کردی تھی آپ نے بڑی وجد آگیں نعتیں کہی ہیں جو آج بھی نعت خوانوں کی زبان پر ہیں جنھیں سن کر دل و دماغ پر کیفیت طاری ہو جاتی ہے آپ کی نعتوں کے کئی مجموعے شائع ہو چکے ہیں۔ رؤف صاحب ؒ کا شمار اردو نعت گویوں کی صفِ اوّل میں ہوتا ہے آپ نے اپنے مکان

پر ہر جمعہ کو نعت خوانی کی محفل کا انعقاد کیا تھا جو تقریباً ۸۰ سال سے آج تک بلا ناغہ جاری ہے۔

ساجدؔ صاحب کے بڑے بھائی جناب مرزا احمد حسین سیفیؔ امروہہ کے کہنہ مشق پختہ کار استاد شاعر ہیں ان کی غزلوں اور نعتوں کے مجموعے ''لہو رنگ'' اور ''دو نکہتیں'' شائع ہو چکے ہیں۔

ساجدؔ صاحب کے دوسرے بھائی جناب حامد حسین حامدؔ (مقیم امریکہ) نے شاعری میں نعت گوئی کو ترجیح دی ہے وہ عالمی سطح پر نعت کے مقبول شاعر ہیں اُن کے نعت کے تین مجموعے ''مدحت کے پھول''، ''خیابانِ ارم'' اور ''جوئبارِ بخشش'' شائع ہو چکے ہیں۔ اُن کی نعت

حقیقت میں وہ لطفِ زندگی پایا نہیں کرتے
جو یادِ مصطفےٰ سے دل کو بہلایا نہیں کرتے

ریڈیو پاکستان سے اکثر سنی جاتی ہے۔

ساجدؔ صاحب کے چھوٹے بھائی آصف صاحب کاشی پور ڈگری کالج (اُترانچل) میں انگریزی زبان وادب کے اُستاد ہیں۔ ادب کا اعلیٰ ذوق رکھتے ہین موزوں طبع ہیں لیکن طبع آزمائی نہیں کرتے اُن کا حافظہ اردو کے بہترین اشعار کا مخزن ہے وہ برمحل بڑے بلیغ اشعار سناتے ہیں۔

Scanned by CamScanner

اِس مختصر معلومات سے یہ بتانا مقصود ہے کہ ساجدؔ صاحب کو اپنے گھر میں علمی ادبی ماحول حاصل ہے۔انھوں نے ایسی فضا میں آنکھیں کھولیں اور ایسی فضا میں پروان چڑھے۔انھوں نے اپنے والدِ ماجد کو ایسی ذی علم اور باعمل ہستی کی صورت میں دیکھا جو عشقِ رسولؐ میں سرشار سُنّتِ نبویؐ پر کاربند اسلامی تعلیم سے آراستہ ہے اور اس کی زبان وقلم پر کیفیات میں ڈوبے ہوئے اشعار رواں ہیں سننے والے سر دُھن رہے ہیں۔ساجدؔ صاحب نے یہ تمام سرمایہ ایک خلف الرشید کی طرح ورثے میں حاصل کیا ہے اور اُسے عقیدت سے سنبھال کر رکھا بھی ہے اور سلیقے سے برتا بھی ہے۔

ساجدؔ صاحب وسیع المطالعہ شخص ہیں اسلام، تاریخِ اِسلام اور سیرت النبیؐ سے اُنھیں گہرا شغف ہے۔سرورِ کائناتؐ کی ذاتِ بابرکات سے والہانہ عشق ہے جس کی جھلک لفظوں کے فانوس میں اپنا جلوہ دکھاتی ہے اور نعتوں کی دلنشیں صورت میں رونما ہوتی ہے وہ بڑے سنبھلے ہوئے اور سنجیدہ لب ولہجہ میں بارگاہِ نبویؐ میں لب کشا و مدح سرا ہوتے ہیں اُن کے جذبات سے اندرون میں ٹھاٹھیں مارتے ہوئے زورِ جنوں کا اندازہ ہوتا ہے لیکن وہ جیب وگریباں کی پاسداری بھی کرتے ہیں اور دیوانگی میں اپنے اوپر غیر شرعی از خود رفتگی طاری ہونے نہیں دیتے۔

Scanned by CamScanner

با چنیں زورِ جنوں پاسِ گریباں داشتم
درجنوں از خود نرفتن کارِ ہر دیوانہ نیست
(اقبالؔ)

اِس زورِ جنوں کے باوجود میں گریباں کی پاسداری کرتا ہوں جُنوں کے اندر اپنے آپ میں رہنا ہر دیوانے کے بس کی بات نہیں۔

ساجدؔ صاحب مقامِ نبوی کا پاس کرتے ہوئے کہتے ہیں

ذکرِ حق ساجدؔ کرو تم شوق سے دیوانہ وار
ہوش میں رہنا ہے ذکرِ مصطفیٰؐ کرتے ہوئے

یعنی ان کا طریقہ ہے

باخدا دیوانہ باش و با محمدؐ ہوشیار

دوسری جگہ فرماتے ہیں

ساجدؔ یہ بارگاہ حبیبِ خدا کی ہے
حد میں ہے عشق بھی ادب و احترام کی

یہی وجہ ہے کہ اُن کی زبان میں صفائی اور بیان میں سادگی ہے پاکیزگی ہے بے ساختہ پن ہے روانی ہے

صورت مرے سرکارؐ کی ایمان کی تصویر ہے
سیرت مرے سرکارؐ کی قُرآن کی تفسیر ہے

Scanned by CamScanner

دل ہے مقامِ مصطفیٰ ، لب پر ہے نامِ مصطفیٰ
میں ہوں غلامِ مصطفیٰ ، جنت مری جاگیر ہے

عشقِ نبی کا ہے مرض، چارہ گروں سے کیا غرض
بس خاکِ کوئے مصطفیٰ میرے لئے اکسیر ہے

تجھ کو کرنا ہے فدا پائے نبیؐ پر ایک دن
زندگی یوں تجھے سینے سے لگا رکھا ہے

اہلِ دل اُن کو سمجھتے ہیں بہر لمحہ قریب
فاصلہ فاصلے والوں نے بڑھا رکھّا ہے

شغل ہے یہی اس کا جو بھی ہے غلام ان کا
یاد روز و شب ان کی ذکر صبح و شام ان کا

ان کی سلطنت دائم بعدِ حشر بھی قائم
ان کی پیروی لازم فرض احترام ان کا

چشمِ التفات ان کی حق شناس ہے کتنی
عام عاصیوں پر ہے خاص فیضِ عام ان کا

حق بیاں زباں ان کی، چشم کہکشاں ان کی
ذات ضوفشاں ان کی، رُخ مہِ تمام ان کا

غم الگ رہیں ہم سے، مشکلیں ڈریں ہم سے
دل میں ہو جو یاد ان کی، لب پہ ہو جو نام ان کا

نعت، تبلیغِ دین اور اشاعتِ اخلاقِ رسولِ کریمؐ کا موثر ذریعہ ہے رسولِ کریمؐ کی ذاتِ مجمع الحسنات ایسے مضبوط مثالی اور بے مثال کریمانہ اخلاق اور فاضلانہ کردار کی حامل ہے کہ جس کی چھوٹ ہر زمانے پر ہے ہر زمانے کی بکھرتی ہوئی اخلاقی قدروں کو رسول اللہؐ کی اخلاقی قدریں یاد دلا کر باندھا اور سنبھالا جا سکتا ہے انسان کو انسانی اقدار میں ڈھالا جا سکتا ہے اور آدمیت کو حیوانیت کے اندھیروں سے نکالا جا سکتا ہے ساجد صاحب نے رسول اللہؐ کی پرنور سیرت سے یہ روشنی لیکر ذہن ونظر میں اُجالا کیا ہے۔

دشمن کے واسطے بھی لبوں پر دُعا رہی
سوچی کبھی نہ آپؐ نے بات انتقام کی

کچھ ایسا دلکش کچھ ایسا جاذب طریقۂ گفتگو ہے ان کا
ہے وہ بھی خلقِ نبیؐ کا قائل جو دشمنِ دیں عدو ہے ان کا

Scanned by CamScanner

کاملُ الایمان ہے اللہ کے نزدیک کون
وہ جوخوش ہوتا ہے غیروں کا بھلا کرتے ہوئے

ساجدؔ صاحب کی نعتوں میں قوم کی اصلاح کا جذبہ بھی کارفرما ہے انھوں نے اُسے مغائرِ دین مخالفِ ایمان اور اخلاق سوز حرکات پر غیرت اور شرمندگی کا احساس دلایا ہے

پھر ہیں وہی بُرائیاں امت میں چار سو
خود شاہِ دیںؐ نے جن کی بہت روک تھام کی

کرتا ہے کون پاس حقوق العباد کا
مفقود ہے تمیز حلال و حرام کی

ہم میں اُن کی سی نہ عادت ہے نہ خصلت کوئی
ایسے ہوتے ہیں کہیں چاہنے والے اُن کے

اس کی قسمت جو کوئی پھر بھی رکھے گھر تاریک
ہر طرف پھیلے ہیں دنیا میں اُجالے اُن کے

تقدیر کے ہاتھوں تم پر بھی پڑ جائے نہ ایسا وقت کوئی
تم اپنے مسلماں بھائی کی غربت کا تماشا مت دیکھو

Scanned by CamScanner

مسلماں ہو کے جو شرعِ پیمبرؐ پر نہیں چلتے
تو سارا دعوئِ عشقِ نبیؐ بیکار ہے ان کا

دورِ حاضر کا شیطانِ اعظم مسلمانوں کے اختلافات سے فائدہ اٹھا کر اُنھیں جی بھر کے منتشر کر رہا ہے۔ مسلمان اگر ناموسِ مصطفیؐ کی خاطر متحد ہو جائیں تو وہ یقیناً تنہا رہ جائے گا اور اس کا حوصلہ پست ہو جائیگا غیرتِ دین کی خاطر کاش مسلمان اتنا ہی کرلیں کہ اس من مانی کرتے ہوئے ابلیسِ اعظم کو شکست دینے کے لئے کم سے کم سیاسی طور پر ہی سہی متحد ہو جائیں۔ ساجد صاحب نے گویا حالاتِ حاضرہ کو ذہن میں رکھ کر کتنی بلیغ بات کہی ہے۔

اختلافات ہیں ہم میں تو ہے شیطان جری
متفق ہم ہوں تو شیطان اکیلا ہو جائے

عشقِ رسولؐ کی فراوانی اور اُسمیں شدّت ساجد صاحب کی نعتوں کی خصوصیات ہیں ان کا صفحہ صفحہ عشقِ رسولؐ کا آئینہ دار ہے ورق ورق سوزِ عشق سے تاب دار ہے اور پوری کتاب اس نور کا جلوہ خانہ ہے۔

کیا دیدنی تھیں میرے تصوّر کی جنتیں
مکے میں کی سحر تو مدینے میں شام کی

جنت کا کیا مقابلہ کوئے رسولؐ سے
جنت تو بھیک ہے درِ خیرالانامؐ کی

جھک گیا سر دیکھ کر ان کے قدومِ ناز کو
کیا کروں میری سمجھ میں ہی نہ آیا اور کچھ

اس ایک آرزو پہ فدا ساری حسرتیں
کاش ان کا ہاتھ ہو مرے دستِ سوال پر

گر شائبہ بھی عشقِ نبیؐ کا کسی میں ہو
کتنا ہی اجنبی ہو مجھے آشنا لگے

حشر میں ہم غلاموں کو کیا چاہیے
سایۂ دامنِ مصطفیٰؐ چاہیئے

آپ کو خُلد کا راستہ چاہیے
مجھ کو اُن کی گلی کا پتہ چاہیے

چاہیے سر کو سودائے کوئے نبیؐ
آنکھ کو سرمۂ خاکِ پا چاہیئے

حشر کے دن جبیں پر سجائینگے ہم
نقشِ نعلینِ خیر الوریٰ چاہیئے

Scanned by CamScanner

کاش مجھ کو وہ بخت رسا ہو نصیب
خود کہیں وہؐ "کہو تم کو کیا چاہیے"

چلمن کیسی جالی کیسی گنبد کیسادر کیسا ہے
اے زائرِ طیبہ آقاؐ کے دربار کا منظر کیسا ہے

آشفتہ سری ہے ساجد کی یا نازِ غلامی ہے اسکا
کہتا ہے کہ آقاؐ خود پوچھیں حالِ دلِ مضطر کیسا ہے

یہ بھی عشقِ رسولؐ کا تقاضا ہے کہ رسول اللہؐ کے یاروں ان کے جاں نثاروں اور اُن کے مددگاروں سے بھی محبت ہو جنھوں نے اپنا گھر بار مال و دولت جسم وجان سب کچھ رسول اللہؐ کے فرمان پر قربان کر دیا اور عشق ووفا داری کی وہ مثال قائم کی کہ دنیا جس کی نظیر سے قاصر ہے۔ بہ نفسِ نفیس رسول اکرمؐ نے ان کی تعلیم وتربیت فرمائی تھی براہِ راست ان بیدار نصیبوں کی آنکھ نے نگاہِ رسالت مآبؐ سے روشنی حاصل کی تھی ان کے تمام کارناموں میں حق کی محبت اور رسولِ برحقؐ کا جذبۂ عشق کار فرما ہے ان کی محبت دراصل رسول اللہؐ کی محبت ہے ان کی مدح وثنا بھی رسول اللہؐ کی مدح وثنا ہے اور ان کا ذکر رسول اللہؐ کے ذکر کا تکملہ ہے اُن کے باب میں رسول اللہؐ نے اللہ اللہ فی اصحابی

(میرے صحابہؓ کے بارے میں ہوشیار!) کہکر آگاہ کیا ہے کہ

فَمن اَحبهم فَبِحبی احبهم ومن ابغضهم فبغضی ابغضهم

(جس نے اُن سے محبت کی اُس نے میری محبت کی وجہ سے اُن سے محبت کی اور جس نے اُن سے عداوت کی اُس نے میری عداوت کی وجہ سے اُن سے عداوت کی۔)

رسول اللہؐ کی محبت کی وجہ سے اکثر نعت گوشعراء اپنی نعتوں میں صحابہؓ کرامؓ بالخصوص خلفاے راشدینؓ کی منقبت بیان کرتے ہیں۔ساجد صاحب نے جُدا گانہ بھی خلفاے راشدینؓ کے مناقب بیان کئے ہیں اور اُن کی نعتوں میں بھی یہ جلوہ کارفرمانظر آتا ہے۔

اُن کی آنکھوں میں اُجالے ہی اُجالے ہونگے
کیسے ہونگے جو تمھیں دیکھنے والے ہونگے

اپنی سیرت میں جنھیں آپؐ نے ڈھالا ہوگا
اُن کے انداز زمانے سے نرالے ہونگے

نظر آجائیں اگر دیکھنے والے اُن کے
تجھ سے ممکن ہو تو سب ناز اٹھالے اُن کے

کچھ مال نہ گھر میں بچا رکھا سب پیشِ پیمبرؐ لا رکھا
اس وقت کوئی سوچے تو ذرا صدیقؓ کا جذبہ کیا ہوگا

پوچھا آقاؐ نے کہ کیا چھوڑا، کہا صدیقؓ نے
میں تو وہ بھی لے کے آجاتا جو ہوتا اور کچھ

ہر سال تراویحِ رمضاں اُمّت پہ عمرؓ کا ہے احساں
قرآن مسلماں یاد کریں محفوظ خزانہ ہو جائے

ہے دارائی کے لائق جو وظیفہ خوار ہے اُن کا
مسیحائی پہ وہ فائز ہے جو بیمار ہے اُن کا

یہاں بھی اسکی عزّت ہے وہاں بھی اسکی عزّت ہے
یقیناً اُس کی جنّت ہے جو تابعدار ہے اُن کا

مُحمّد مصطفیٰؐ کے سامنے جس نے امامت کی
وہی ہے نائبِ اوّل جو یارِ غار ہے اُن کا

بقولِ مصطفیٰؐ شیطاں عُمرؓ سے دور رہتا ہے
بقرآں وصف اَشِدّاءُ عَلی الکفار ہے اُن کا

پیمبرؐ زادیاں دو آئیں زوجیت میں عثمانؓ کی
تو پھر بے شبہ معیارِ وفا کردار ہے اُن کا

نبیؐ ہیں جس کے مولا اس کے مولا ہیں علیؓ بیشک
پہنچ ہے جسمیں بے چاروں کی وہ دربار ہے اُنکا

جنھیں نسبت ہے صدیقؓ و عمرؓ عثمانؓ و حیدرؓ سے
وُہی ساجدؔ ہیں دینِ حق پہ بیڑا پار ہے اُن کا

ساجدؔ صاحب ذی علم شاعر ہیں ساتھ ہی صاحبِ نسبت بھی ہیں۔ امروہہ کی ایک معروف نقش بندی درگاہ روضۂ حضرت حافظ عباس علیخاںؒ کے سجادہ نشین حضرت مُلا رضا حسین نقش بندی علیہ الرحمہ کے دست گرفتہ ہیں۔ آپ کے والدِ محترم حضرت رؤفؔ امروہویؒ چشتی صابری سلسلے سے وابستہ تھے اس لئے آپ پر تصوف کا گہرا اثر ہے۔اِس مجموعے کے سرِ آغاز آپ کی حمد ''اللہ اکبر'' میں علمیت عقیدت اور تصوف کی دلآویز رنگ آمیزی ہے۔

قرآن میں ہے۔**لیس کمثلہٖ شیءٌ**
یعنی اللہ کے مثل کوئی شے نہیں ہے۔جب اُس جیسی کوئی شے نہیں ہے تو انسان اپنے تصور میں اس کا کوئی ہیولیٰ قایم نہیں کر سکتا اور نہ اپنے الفاظ میں اُسے کسی چیز سے تشبیہ دے سکتا ہے اللہ کی ذاتِ اعلیٰ انسانی ذہن سے وراالورا ہے اور

زبان اس کی ترجمانی سے قاصر ہے۔

زباں سے عشق کے اسرار بتلایا نہیں کرتے
خدا کی ذات کو لفظوں میں سمجھایا نہیں کرتے
(وحیدہ اورنگ آبادی)

ساجدؔ صاحب اپنے الفاظ میں کہتے ہیں:

ذہن میں آسکے کہاں یا رب
تو ورائے حدِ گماں یا رب
کوئی شے تیری مثل ہے ہی نہیں
پھر بھی ہر شے سے تو عیاں یا رب

کائنات کی ہر چیز ہر وجود خدا کا پتہ دے رہا ہے۔اس کے ہونے کا علان کر رہا ہے

معمور ہو رہا ہے عالم میں نور تیرا
از ماہ تا بماہی سب ہے ظہور تیرا
(شاہ نیاز بریلوی)

ساجدؔ صاحب کی بصیرت گل فشاں ہے کہ

تیرا جلوہ وہیں وہیں دیکھا
میں نے ڈھونڈا جہاں جہاں یا رب

غنچہ و گل میں رنگ و بو تیری
ہے تو ہی جانِ گلستاں یا رب

اور یوں ؎

ہے تجلّی تری سامانِ وجود
ذرّہ بے پرِ توِ خورشید نہیں (غالبؔ)

عقلِ مومن خدا کا احساس کرتی ہے قلبِ مومن کو اس کا ادراک ہوتا ہے لیکن لا تدرکہ الابصار نگاہِ ظاہر اُسے نہیں دیکھ سکتی اس لئے تصور اس کی کوئی شکل نہیں باندھ سکتا ہر شے سے اس کا ادراک ہونے کے باوجود یہ نہیں کہہ سکتے کہ ’وہ‘ ہے ۔ ’ہمہ اوست‘ کہا جاسکتا ہے ’ہمہ از وست‘ کہا جاسکتا ہے لیکن ’ہر یک اوست‘ نہیں کہا جاسکتا ۔ ’اُو این است‘ نہیں کہہ سکتے ۔ ساجد صاحب نے اس نکتے کو بڑے بلیغ انداز میں کہا ہے

ہر طرف ہر جگہ ہے تیرا وجود
تو مگر پھر بھی بے نشاں یا رب

حافظؔ شیرازی کا مشہور شعر ہے

آسماں بارِ امانت نتوانست کشید
قُرعۂ فال بنامِ منِ دیوانہ زدند

میر تقی میرؔ نے کہا ہے

سب پہ جس بار نے گرانی کی
اس کو یہ نا تواں اٹھا لایا

یہ خیال مستفاد ہے قرآنی آیت

انا عرضنا الا ما نته علیٰ السموات و الا رض و الجبال فابین ان یحملنها و اشفقن منھا و حملھا الانسان انہٗ کان ظلوماً جھولا

یعنی: ہم نے اپنی امانت آسمانوں زمینوں اور پہاڑوں کو پیش کی تو وہ اس سے ڈر گئے اور انھوں نے اس کے اٹھانے سے انکار کیا لیکن انسان نے اسے اٹھا لیا۔ یقیناً انسان بڑا سخت جان اور نادان ہے۔ اِس امانت سے مراد کچھ لوگوں نے عشقِ الٰہی اور کچھ نے قرآنِ حکیم لیا ہے۔

حافظؔ اور میرؔ دونوں کے یہاں اس بار کے اٹھانے پر یک گونہ فخر کا اظہار ہے۔ ساجدؔ صاحب نے اگر چہ کئی شعروں میں اِس خیال کو نظم کیا لیکن بند گانہ نیاز مندی کے ساتھ اور التجا کرتے ہوئے کہ اِس بار کو سنبھالنے اور اس فریضے کو ادا کرنے کی ہمت اور صلاحیت عطا فرما۔ ملاحظہ ہو۔

میں کہاں قابل آزمائش کے
لے نہ تو میرا امتحاں یا رب

بار امانت کا تو نے پیش کیا
تھا جو ہر بار سے گراں یا رب

دیکھ کر دونوں ہٹ گئے پیچھے
یہ زمیں اور یہ آسماں یا رب

ہے یہ انساں بڑا ظلوم و جہول
بے بس و زار و ناتواں یا رب

سوچے سمجھے بغیر عجلت میں
نکلا اِس کی زباں سے 'ہاں یا رب'

اور اس بار کو اٹھا بیٹھا!!
دے اسے طاقت و تواں یا رب

اِس مجموعے سے قبل ساجد صاحب کا ایک نعتیہ مجموعہ ''رازِ بخشش'' (تاریخی نام) شائع ہوکر مقبولیت حاصل کر چکا ہے۔ نعتیہ محفلوں اور میلاد شریف کی مجلسوں میں نعت خواں حضرات رازِ بخشش کی نعتیں والہانہ انداز میں پڑھتے ہیں۔

ساجد صاحب کے نئے مجموعے ''آرزوئے بخشش'' پر رواروی میں لکھا گیا یہ ایک سرسری تبصرہ ہے ان کی شاعری کا غائر مطالعہ کیا جائے تو بہت سی جگہ جہانِ دیگر نظر آئیں گے اس کا اندازہ اہلِ نظر کریں گے۔

ایوان نعت کا نمائندہ شاعر

نعت کے لغوی معنی مطلق وصف اور بیانِ صفت کے ہیں۔ لیکن اس لفظ کا استعمال صرف ثنائے محمدؐ کے لئے ہوتا ہے۔ اب جہاں تک صفت اور وصف کا سوال ہے تو ظاہر ہے کہ جو باعثِ تخلیق کائینات ہے اس سے زیادہ حامل صفات اور مالک اوصاف کون ہوسکتا ہے اور پھر اس ذات کے محامد ومحاسن کا سب سے پہلے بیان کرنے والا بھی خود خالقِ کائینات ہے۔ کبھی اس نے خُلقِ عظیم کہا۔ کبھی ہدایت کا روشن چراغ کہا۔ کبھی جو شخبری دینے والا کہا۔ کبھی تمام دنیاؤں کے لئے سرتا پا رحمت بتایا اور کبھی اس کے ذکر کو رفیع اور بلند کیا۔ اس نے اپنی کتاب قرآن مجید میں سورۂ الاحزاب سورۂ الانبیاء، سورۂ المزمّل، سورۂ بنی اسرائیل سورۂ القلم، سورۂ النجم اور سورۂ الانشراح وغیرہ میں اوصاف محمدیؐ بیان کئے اور طرح طرح سے ثنائے محمدؐ کی یعنی ثنائے محمدیؐ میں سب سے پہلا کلام کلامِ پاک میں ہے اسی لئے مرزا غالبؔ نے کہا ہے کہ

غالب ثنائے خواجہ بہ یزداں گذا شتیم
کاں ذاتِ پاک مرتبہ دانِ محمدؐ است

اب جہاں تک مدح رسولِ اکرم ﷺ میں کہے گئے اشعار یا نظم کے لئے لفظِ نعت کے استعمال کا سوال ہے تو شمائل ترمذی کے مطابق مدح وثنائے

رسول کے لئے لفظِ نعت کا استعمال سب سے پہلے حضرت علیؑ نے کیا ہے۔

بہر حال نعت کی ابتداء عربی زبان سے ہوئی اور ابتدائی نعت گومرسلِ اعظم ؐ کے چچا حضرت ابو طالب اور حضرت حمزہؓ تھے۔ ان کے بعد اہلبیتؑ میں حضرت علیؑ اور اصحاب میں حسانؓ بن ثابت عبداللہؓ بن رواحہ اور کعبؓ بن زہیر جیسے شعراء ہوئے۔

جہاں تک فارسی زبان کا سوال ہے تو سعدیؔ، قدسیؔ، عرفیؔ، جامیؔ، نظامیؔ، حافظ، شمسؔ تبریزی اور امیر خسروؔ وغیرہ نے یادگار نعتیں کہیں۔

اردو میں نعت کی ابتداء مثنوی ''کدم راؤ پدم راؤ'' میں فخر الدین نظامیؔ کے ذریعہ ہوئی۔ کیوں کہ اس مثنوی میں ۲۲ نعتیہ اشعار بھی ہیں۔ یہ ۸۶۵ھ سے ۸۳۸ھ کے درمیان کی تصنیف ہے۔ ڈاکٹر جمیل جالبی نے اسے اردو کا قدیم ترین لسانی نمونہ قرار دیا ہے۔ اس کے بعد اشرفؔ، خوب محمد چشتیؔ گجراتی، محمد قلی قطب شاہ، میر اسمٰعیل اور مُلّا وجہیؔ وغیرہ وغیرہ ہوئے۔

گیارہوی صدی ہجری کے اختتام پر ''مولود'' نام سے فتاحی کی نعتوں کا مجموعہ منظرِ عام پر آیا۔ 'مولود' عنوان سے یہ پہلی کتاب تھی۔ اس کے بعد نصرتیؔ اور ہاشمی نے نعت کو ترقی دی اور زبان کو بھی صاف کیا۔

بارہویں صدی ہجری میں اردو کا پہلا غیر مسلم نعت گو چھمن نرائن بھی ہوا۔ جس نے شفیقؔ اور صاحبؔ دو تخلص اختیار کئے تھے۔ اس نے معراج نامہ بھی

Scanned by CamScanner

لکھا۔ پھر وہ دور بھی آیا کہ جب نعت نے نعتیہ قصیدے کی شکل بھی اختیار کر لی۔ نعتیہ قصیدے کو ترقی دینے میں سوداؔ کا سب سے بڑا ہاتھ رہا۔ لیکن نعتیہ قصیدے کو معراج پر محسنؔ کاکوری نے پہنچایا۔

اردو نعت گوئی کی تاریخ میں امیرؔ مینائی، حالیؔ، شبلیؔ، اکبر، بیدم وارثی، سیمابؔ، صفیؔ، آرزوؔ، قیسؔ، اصغرؔ، جگرؔ، جوہرؔ ظفر علی خان، احمد رضا خاںؔ اقبالؔ، حفیظ ماہر القادری اور شفیقؔ جونپوری کی نعتیں عشقِ رسولؐ کی کرنوں سے معمور ہیں۔ عصرِ حاضر کے نعت گو شعراء میں حفیظ تائب، عبدالعزیز خالدؔ اور مظفرؔ وارثی خاص طور سے قابلِ ذکر ہیں۔ ان شعراء نے نعت کو ایک نیا لہجہ اور آہنگ دینے کی کوشش کی ہے۔ دراصل جب شاعر کی بصیرت کوثر و تسنیم میں غوطہ زنی کے بعد طیب و طاہر ہوتی ہے تب نعت کی فکر جوان اور فن پر کشش ہوتا ہے۔

امروہہ کی ادبی تاریخ تو گذشتہ تقریباً ۵ صدیوں پر محیط ہے شاعری کے ابتدائی دور میں یہاں کے ادب پر مذہب کے اثرات چھائے ہوئے تھے اس کے بعد بھی ہر دور میں ایک بڑا ادبی حصہ مذہب سے عبارت رہا ہے اور وہ تمام اصنافِ سخن جن کا موضوع مذہب رہا ہے ان کا امروہہ میں خاص طور سے فروغ ہوا۔ مثلاً نعت، منقبت، مرثیہ، سلام، قصیدہ اور نوحہ وغیرہ۔

مشہور شاعر و ادیب عاشور کاظمی نے ایک موقع پر کہا تھا کہ اسلامی شاعری کے لئے امروہہ کا ماحول بہت سازگار ہے اور یہاں کے شعراء نے نعت

Scanned by CamScanner

، منقبت، قصیدہ، مرثیہ اور سلام کی تخلیق میں بڑھ چڑھ کر حصہ لیا ہے۔

جہاں تک امروہہ میں نعت گوئی کا سوال ہے تو اس سلسلے میں سرِ فہرست ایک پورے خانوادے کا تصور سامنے آتا ہے یہ گھرانہ اور نعت لازم و ملزوم کی حیثیت رکھتے ہیں سب سے پہلے استاد محترم حضرت رؤفؔ امروہوی جن کی زندگی نعت گوئی کے لئے وقف رہی۔ ایک کثیر اور قابلِ قدر نعتیہ سرمایہ چھوڑا اور جو غزل کہی وہ بھی نعت کا رنگ لئے ہوئے۔ ان کے فرزندِ اکبر ڈاکٹر سیفیؔ امروہوی بھی نعت کے ممتاز و معتبر شاعر، دوسرے فرزند حامدؔ امروہوی بھی امریکہ جیسے مقام پر رہتے ہوئے نعت گوئی میں مصروف ہیں ان کے تین نعتیہ مجموعے بھی منظرِ عام پر آچکے ہیں۔ ایک مجموعہ تو رومن میں بھی شائع ہوا ہے جسے اس اعتبار سے اوّلیت حاصل ہے۔ ظاہر ہے کہ حضرت رؤف کے تیسرے فرزند کیسے اس سعادت عظمٰی سے محروم رہ سکتے تھے۔ ان کا بھی یہ دوسرا نعتیہ مجموعہ، عقیدتوں کا گلدستہ دستِ فکروفن سے سج کر سامانِ راحتِ قلب و ذہن بنکر آرہا ہے جو نہ صرف ایمان کی تازگی کا سبب بنے گا بلکہ شاعر کی فکر کی بالیدگی، فن کی پختگی زبان کی شگفتگی اور بیان کی برجستگی کا اعتراف بھی کرائے گا۔

حضرت رؤف کے پسران تک ہی یہ سلسلہ نہیں ہے بلکہ ان کی اگلی نسل یعنی ان کے پوتے زبیرؔ ابن سیفی بھی نعت کہتے ہیں۔ غرض کہ ایں خانہ تمام نعت گواست۔

انسان کے پاس جو کچھ ہوتا ہے اس کے دو ہی ذرائع ہیں ایک وہ اوصاف وصفات جو اُسے خون سے ملتی ہیں اور دوسری وہ جنہیں وہ دنیا میں آنے کے بعد دنیا والوں سے حاصل کرتا ہے۔ جہاں تک ساجدؔ امروہوی کی نعت گوئی کا تعلق ہے تو وہ ان کے خون میں رچی بسی ہوئی ہے انہیں ورثے میں ملی ہے۔ حضرت رؤف کی سب سے بڑی میراث عشق رسولؐ اور اسکا شعری اظہار ہے۔ ساجدؔ کی رگ رگ میں یہ عشق دوڑ رہا ہے اور انہیں پاکیزگیِ قلب عطا کئے ہوئے ہے۔ ان کی شخصیت جن اعلیٰ صفات سے عبارت ہے وہ اوصاف انہیں درِ رسولؐ سے حاصل ہوئے ہیں اسی عشق نے انہیں طہارتِ فکر عطا کی ہے۔ اسی عشق نے انہیں انسانیت کا قدردان بنایا ہے اور اسی عشق نے ان کے ضمیر کو روشن کیا ہے ان کی کردار سازی میں ان کے خون میں شامل اس عشق کا سب سے بڑا ہاتھ ہے۔

دراصل مرزا ساجدؔ نے جس آنگن میں آنکھیں کھولیں وہ یقیناً امروہہ کا ایوانِ نعت اور نعت کدہ ہے اس نعت کدے سے وابستگان کو جب نعت گوئی کا سلیقہ آ گیا تو پھر اس میں پرورش پانے والے کی کیا منزل ہوگی یہاں کے درودیوار میں کم سے کم گذشتہ ۸۰ سال سے نعتیں گونج رہی ہیں۔ مرزا ساجدؔ کی تو گھٹی میں نعتیں شامل رہیں اور لوریوں کی طرح انہوں نے نعتیں سنی ہیں۔ حقیقت یہ ہے کہ امروہہ میں نعت گوئی کے فروغ میں اس خانوادے کا سب سے زیادہ اور تاریخ ساز حصہ ہے۔

انیسویں صدی میں امروہہ میں ایک ماہانہ مشاعرے کی بنیاد فضل حسین سعید اور مومن حسین صفیؔ نے ڈالی تھی۔ جو تقریباً ۲۰-۲۵ سال جاری رہا لیکن اس روایت کی تجدید بیسویں صدی میں حضرت رؤف امروہوی نے کی۔ اور ماہانہ نہیں بلکہ ہفتہ وار ہر جمعہ کو ایک محفلِ نعت خوانی کی بنیاد رکھی۔ جو ان کی لائق اور سعادت مند اولاد آج اکیسویں صدی تک جاری رکھے ہوئے ہے۔ اور اب تو اس کی سوسالہ جبلی قریب آتی جارہی ہے۔ غالباً یہ جلسہ نعت خوانی اردو شعر وسخن کی تاریخ میں اپنی مثال نہیں رکھتا۔

مرزا ساجد کی نعت گوئی نے اسی جلسے کی نعتوں کی انگلی پکڑ کر چلنا سیکھا ہے اور اسی سے ثابت قدمی اور استحکام حاصل کیا ہے۔ اسی لئے ان کے ہاں فکر کی تازگی کے ساتھ فن کی پختگی بھی ہے اور مشق سخن کو بھی اب تقریباً نصف صدی ہوگئی اسی لئے عشقِ رسولؐ پوری طرح چھایا ہوا ہے۔ ان کے ہاں اس عشق کا ادراک بھی ہے اور عرفان بھی ان کی جذبے میں ایسی تڑپ ہے کہ جو قاری کو متاثر کئے بغیر نہیں رہتی وہ اتنی سادگی سے اپنے جذبات کا اظہار کرتے ہیں کہ ہر لفظ عقیدت سے لبریز۔ خلوص کا آئینہ اور دل کی تڑپ کا مظہر نظر آتا ہے۔ مثلاً

ان کی آنکھوں میں اُجالے ہی اُجالے ہوں گے
کیسے ہوں گے جو تمہیں دیکھنے والے ہوں گے

دیکھ کر جاتے ہوئے لوگوں کو طیبہ کی طرف
اک طرف ہم بھی کلیجے کو سنبھالے ہوں گے

حضور مصطفیؐ یہ حال کہہ دینا صبا میرا
کہ ان کے ہجر میں اب دم لبوں پر آ گیا میرا

تجھکو کرنا ہے فدا پائے نبیؐ پر اک دن
زندگی یوں تجھے سینے سے لگا رکھا ہے

ساجدؔ زندگی کو صرف اس لئے سینے سے لگائے ہوئے ہیں کہ پائے نبیؐ پر فدا کرنا ہے لیکن جب تک فدا ہونے کی منزل نہیں آتی تب تک وہ زندگی سے شرمندگی محسوس کرتے ہیں اور فرماتے ہیں کہ

قرباں نہ کر سکے اسے پائے رسولؐ پر
اک عمر زندگی سے یہ شرمندگی رہی

ذرا احساس ندامت تو ملاحظہ ہو۔ یہاں شاعر کے جذبے میں کس قدر خلوص اور تڑپ ہے در حقیقت یہ ان کے دل کی آوازیں ہیں جو خود بہ خود غیر ارادی طور پر ان کے اندروں سے باہر آ رہی ہیں اور بے ساختہ بلند ہو رہی ہیں۔

دراصل نعت گوئی اگر ایک جانب آسان ہے تو دوسری جانب بہت

Scanned by CamScanner

مشکل بھی۔ اگر شاعر صرف عامیانہ توصیف بالکل سپاٹ انداز میں بیان کرے تو یہ راہ بہت آسان ہے لیکن اگر شاعر پورے لوازم اور شرائط کے ساتھ نعت کہتے تو یہ راہ بہت مشکل بھی ہے بلکہ نازک بھی ہے۔ مرزا ساجدؔ نے اپنے لئے اسی مشکل راہ کا انتخاب کیا ہے اور وہ اس سے پوری کامیابی سے گذرنے کی صلاحیت کے مالک بھی ہیں۔

حقیقت یہ ہے کہ اک اعلیٰ نعت گو کے لئے ضروری ہے کہ وہ اسلام کی صحیح روح، حالاتِ نبوت، عہد رسالت کے اہم واقعات، حیات طبیہ کے مختلف گوشے، حیرت ناک معجزات عبرت ناک واقعات، سیرتِ پاک کے روشن ابواب آیات قرآنی سے واقفیت اور احادیث کا علم بھی رکھتا ہو۔ اور یہ سب باتیں کم شعراء کو نصیب ہوتی ہیں اِن باتوں کے لئے ضروری ہے کہ ایک خاص ماحول میں شعور کی تربیت ہوئی ہو اور شاعر کا عمیق مطالعہ بھی ہو مرزا ساجدؔ خوش قسمت ہیں کہ انہیں ایسا ہی ماحول ملا اور ایسا ہی خون بھی ملا پھر انہوں نے مطالعے سے فکری اور مشق سے تخلیقی قوت کو ابھارا ایک مطلع میں بیان کی جامعیت ملاحظہ ہو کہ۔

صورت مرے سرکار کی ایمان کی تصویر ہے
سیرت مرے سرکار کی قرآن کی تفسیر ہے

صورت ، سیرت ، ایمان ، قرآن ، تصویر اور تفسیر پر غور کیجئے اور داد دیجئے۔ نعتیہ شاعری میں بھی رمزیت یقیناً ایک بڑا حسن ہے۔ وہ پیدا کرنے کے لئے ضروری ہے کہ آفتاب رسالت کی کرنیں قلب کو معمور کرتی رہی ہوں اور شہرِ علم کا فکری طواف بھی کیا جاتا رہے ایک شعر میں خلق محمدیؐ ملاحظہ ہو۔

پھول پتھر کے عوض دکھ کے عوض لب پہ دعا
سارے انداز ہیں دنیا سے نرالے اُنکے

ایک مطلع اور ملاحظہ ہو

ہے سب پہ عام رحمتِ سرکارِ مصطفیٰؐ
کوئی نہیں ہے راندۂ دربارِ مصطفیٰؐ

مرزا ساجد صرف سیرت و کردار کا بیان ہی نہیں کرتے بلکہ وہ چاہتے ہیں کہ سیرت پاک کے آئینہ میں انسان خود کو دیکھے اور اپنے کردار کو سدھارے نکھارے اور سنوارے اس قسم کے اصلاحی مضامین ان کے ہاں جگہ جگہ ملتے ہیں ان کا یہ جذبۂ ملی یقیناً قابلِ قدر ہے کیونکہ اس میں خلوص ہے وہ ان اصلاحی مضامین کو طرح طرح سے بیان کرتے ہیں چند اشعار ملاحظہ ہوں۔ کہ

بینائی کا یہ حال کہ اپنی خبر نہیں
بننے چلے ہیں طالبِ دیدارِ مصطفیٰؐ

دوسروں کے عمل پرکھتے رہے
ہم سے اپنا محاسبہ نہ ہوا

شکل تو ان سے منہ چھپانے کی
حسرت ان کے حضور جانے کی

سرد مہری کیوں عمل کے باب میں
گرمی محشر کا اندازہ بھی ہے

ادب کے سلسلے میں مختلف نظریات پائے جاتے ہیں ایک اہم نظریہ یہ بھی ہے کہ ادب اپنے سماج کا آئینہ دار ہوتا ہے اور اس حقیقت سے کوئی انکار بھی نہیں کر سکتا کہ کسی بھی شاعر یا ادیب کی تخلیقات اس کے عہد سے یکسر خالی نہیں ہوتی ہیں یہ الگ بات ہے کہ کسی کے ہاں یہ عکس بہت زیادہ اور نمایاں ہوتا ہے اور کسی کے ہاں بہت کم کیونکہ فنکار جس معاشرے میں سانس لیتا ہے اُسکا مشاہدہ بھی کرتا ہے اسے رزقِ بصارت اور رزق سماعت جب اپنے اردگرد سے حاصل ہوتا ہے تو اس کا ردِ عمل اس کے ذہن پر ہونا فطری ہے اس لئے اس کی فکر بھی متاثر ہوتی ہے اور قوت متخیلہ بھی اثر انداز ہوتی ہے دیکھنا صرف یہ ہوتا ہے کہ وہ کس حد تک معاشرے سے متاثر ہوا ہے اور اس تاثر کو اس نے اپنے فن پارے میں کس طرح پیش کیا ہے۔

لیکن نعت ایسی صنف سخن نہیں ہے کہ جس میں سماج کی تصاویر دکھائی دیں یہ گنجائش نعتیہ قصدے میں ہوتی ہے لیکن پھر بھی نعت گوشعراء نے کہیں کہیں معاشرے کی منظر کشی کی ہے اور مسائل نعت میں پیش کیے ہیں۔اوراس قسم کے مضامین شاعر کے دردِ قومی نے اس سے بیان کرائے ہیں اوراس کے دل میں چھپا ہوادرد خود بول اٹھا ہے لیکن یہاں شاعر کا کمال یہ ہے کہ پھر بھی اس کی نعت نہ اصلاحی نظم بنتی ہے نہ ملت کا مرثیہ بلکہ وہ نعت ہی رہتی ہے۔ مرزا ساجد کی شعری آگہی ملاحظہ ہو۔

امت ہے نفرتوں کا نشانہ بنی ہوئی
آقا کرم اب اور نہ مٹی خراب ہو

خواری ، رسوائی، ناداری ہے آج مسلمان پر طاری
ایمان کی یہ قلت دیکھو اعمال کی یہ شامت دیکھو

ساجد کم نگاہ دیکھ بے عملی نے کیا کیا
عزمِ حسینؓ لے گئی سوز بلالؓ لے گئی

جاہل نظر آتے ہیں سرِ مسندِ ارشاد
بے حرمتی علم و ہنر دیکھ رہا ہوں

Scanned by CamScanner

عزت ہے فقط مال کی توقیر ہے زر کی
بے چارگی فکر و نظر دیکھ رہا ہوں

یہ بے حس و بے عمل مسلماں یہ بے کس ومردہ دل مسلماں
ہو چاہے خطرے میں دین سارا اسے غرض اپنی جان سے ہے

عجب ہے یہ دورِ ناامیدی غضب ہے یہ عہد بد نصیبی
ہے در بدر ان کا نام لیوا غلام بے آبرو ہے ان کا

مندرجہ بالا حقائق یقیناً تلخ ہیں اور ان سے انکار نہیں کیا جاسکتا یہ تخلیقی نہیں بلکہ حقیقی منظرنامہ ہیں۔ آج عالم اسلام کی جو تصویر ہے اسے دیکھتے ہوئے یہی کہا جاسکتا ہے کہ مسلمان جو ذلت ورسوائی کا سامنا کررہا ہے۔ جن الزامات کے حصار میں ہے اور باوجود صفائی دینے کے غیر یقین نہیں کررہے۔ جو منتشر ہو کر اپنی قوت گھٹائے ہوئے ہے۔ اس کا اصل سبب سیرت نبوی سے ہٹ جانا ہے۔ پیغامِ رسول کو بھلانا ہے اور تعلیمات محمدیؐ پر عمل نہ کرنا ہے۔ ملت کے ہاتھ میں دامنِ رسالت برائے نام ہے۔ کردارِ رسالت صرف زبان پر ہے اور اس نے تاسیٔ رسولؐ سے فرار اختیار کررکھا ہے۔ کیوں کہ حس اور عزت کا فقدان ہو گیا ہے۔ مسلمان نے قصر مذلت کو اپنا نصیب بنالیا ہے۔

Scanned by CamScanner

عصری حسیت کے ساتھ ہی مرزا ساجد نے جہاں پوری ملت کی بے عملی، بے علمی، بے یقینی، بے حسی، بے غیرتی، بے اعتمادی، بے عزتی، بے ایمانی، بے حرمتی اور فکری بے مائیگی پر رنج و ملال کا اظہار کیا ہے وہاں اُن عبادت گذاروں پر بھی انگلی اٹھائی ہے جن کی عبادت میں خلوص کے بجائے ریا کاری ہے۔ لالچ ہے اور سجدے دکھاوٹی ہیں۔ اِس تاجرانہ عبادت کے لئے کہتے ہیں کہ۔

حوروں کو جو گنتے رہتے ہیں سجدوں کے عوض، روزوں کے عوض
خالق کی عبادت ان کے لئے صرف ایک تجارت ہوتی ہے

مرزا ساجد کے ہاں عظمتِ رسالت کے جلوے خُلقِ عظیم کے نظارے قرآن پاک سے رشتے اور آل و اصحاب کے کہیں کہیں حوالے عشق رسولؐ کی فروانی اور ایمان کی تابانی کے ساتھ موجود ہیں۔ ان کے ہاں مرسِل اعظمؐ سے عشق میں ایک والہانہ پن ہے۔ یہ عشق انتہائی منزلوں پر ہے۔ اس لئے اس عشق نے انہیں تھوڑا بے تکلف بھی کر دیا ہے جو لہجہ سے ظاہر ہو رہا ہے اسی لئے وہ اپنے آقا سے اعترافِ گناہ کے ساتھ ملتمس ہیں۔ فرماتے ہیں کہ

غیروں کی نگاہوں میں مجھکو ہوتے ہوئے رسوا مت دیکھ
تم میرے گناہوں کا دفتر دیکھو مرے آقا! مت دیکھو

مرزا ساجدؔ کی نعت گوئی صرف عشقِ رسولؐ کے عام اظہار کا نام نہیں ہے وہ زبان پر قدرت اور بیان پر پورا قابو بھی رکھتے ہیں۔ انہوں نے اظہار کا وسیلہ جس زبان کو بنایا ہے وہ ثقالت سے پاک ہے اور معیاری ہے۔ ان کے ہاں سوقیانہ الفاظ کی تلاش بہت مشکل ہے ایسے الفاظ وہ قریب نہیں آنے دیتے بلکہ پہلے ہی 'دھتکار' دیتے ہیں۔ ان کی زبان کے معیار کا اندازہ ان تراکیب سے بھی ہوسکتا ہے جو انہوں نے بڑے اہتمام سے تراشی ہیں اور یہ تراکیب ان کی زبان پر دست رس کا بھی ثبوت ہیں۔ مثلاً شائستۂ وفا، شب نصیب، اذنِ نشاط، بیکس نوازی، گردِ ملال، عافیت گاہِ بے کساں، مرہمِ کرمِ مصطفیٰؐ عندلیبِ شوق، عشقِ جنون مزاج، راندۂ کوئے مصطفیٰؐ، سرمایۂ بینائی، سرِ مسندِ ارشاد اور مریضِ فراقِ نبیؐ وغیرہ وغیرہ۔

جہاں تک مرزا ساجدؔ کے اسلوب کا سوال ہے تو ان کے اسلوب کی جڑیں تو روایت کی زمین میں ہیں۔ لیکن اس کے باوجود ان کے اسلوب میں کہیں کہیں نئی شاخیں بھی نکل آئی ہیں۔ صرف چند اشعار ملاحظہ ہوں۔

ان لبوں پر ہو گویائی صدقے
جن لبوں سے خدا بولتا ہو

مجھکو نبیؐ نے دامنِ رحمت میں لے لیا
تقدیر میری سمت کھڑی دیکھتی رہی

باطل نگلنے والا تھا انسانیت کی لاج
چھینا ہے اس کے منہ سے نوالا رسولؐ نے

حالتِ دل تباہ تھی ظلمتِ شب کی راہ تھی
شمعِ جمالِ مصطفیٰؐ صاف نکال لے گئی

روتی ہیں بلکتی ہیں آنکھیں ہر وقت چھلکتی ہیں آنکھیں
یا رب دیدارِ مدینہ سے جھولی مری آنکھوں کی بھر دے

انسان اشرف المخلوق ہے یہ خیال بائبل اور گیتا میں بھی ہلکے سے فرق کے ساتھ مل جاتا ہے۔ بہر حال زیادہ تر مذاہب نے انسان کو دیگر مخلوق یعنی جمادات، نباتات اور حیوانات سے افضل مانا ہے۔ مرزا ساجدؔ اس حقیقت کو دلیل کے ساتھ اس طرح پیش کرتے ہیں کہ۔

جب بنایا ہے بشر اللہ نے محبوب کو
اشرف المخلوق ساجدؔ آدمیت ہوگئی

عشق کی راہ میں مُسلسل ایک فکر بھی ہم سفر رہتی ہے۔جس دل میں جذبہٗ عشق جگہ بنالیتا ہے وہاں اس کے پہلو میں ہی ایک فکر بھی قیام کرنے لگتی ہے۔ یعنی یہ اندیشہ کہ کہیں محبوب کسی بات پر ناراض نہ ہو جائے۔ یہ ناراضگی کا خطرہ وحشت کا سبب بنی بن جاتا ہے۔مرزا ساجدؔ کہتے ہیں کہ۔

ہم جیسے ہزاروں ہیں اُن کے اُن جیسا ہمارا کوئی نہیں
نظروں سے گرادیں وہ نہ کہیں یہ سوچ کے وحشت ہوتی ہے

غرض کہ ساجدؔ کے ہاں عشقِ رسولؐ جگہ جگہ الگ الگ انداز میں پایا جاتا ہے اوران کی نظروں میں سچے عاشقِ رسولؐ کی پہچان مندرجہ ذیل ہے کہ۔

عشاق حبیب خالق کی اک خاص یہ عادت ہوتی ہے
ہر بات پہ آنسو بہتے ہیں بے وجہ بھی رقت ہوتی ہے

مرسلِ اعظمؐ کے بارے میں ایک غلط نظریہ کچھ حلقوں میں پیدا ہو گیا ہے ساجدؔ اس عقیدے کے خلاف ہیں اور جگہ جگہ انہوں نے اسے رد کیا ہے کیونکہ اس سے عظمتِ رسالت متاثر ہوتی ہے۔ دیکھئے کس مدلل انداز میں اس کی تردید کرتے ہیں کہ۔

کیسا ستم ہم نے کیا اپنی طرح تم کو کہا
حق نے کہا نورِ مبیں یا رحمۃ العالمیں

Scanned by CamScanner

مرزا ساجدؔ کی نعتوں کا مطالعہ یقیناً عشقِ رسولؐ کو ابھارنے میں ممدو معاون ثابت ہوتا ہے شرط یہ ہے کہ مطالعہ مشروط نہ ہو۔ ویسے بھی ادب کا مطالعہ ہو یا مذہب کا، غیر مشروط ہونا چاہیئے۔ خاص طور سے کسی ادب پارے سے یہ مطالبہ اور تقاضہ کہ وہ آپ کے نظریات کی ترجمانی کرے اور مزاج پر پورا اترے یہ تخلیق کار کے ساتھ زیادتی اور ناانصافی ہے۔ اور تخلیق کار سے یہ امید کرنا مناسب نہیں ہے۔

حقیقت یہ ہے کہ عشقِ رسولؐ سے سرشار، عقیدت سے لبریز، عالمانہ فکر کی ترجمانی قلب کی گہرائیوں سے نکلی ہوئی یہ برجستہ آواز ہے۔ مرزا ساجدؔ نے اس مجموعہ میں اس عشق کو زبان دی ہے جو ان کے لہو میں پیوست ہے اور لاشعور میں سمایا ہوا ہے ان کا یہ شعر ان پر پوری طرح صادق آتا ہے کہ

وہ دل میں رہتے ہیں بن کے دھڑکن، ہے ہر نور سے اُنکے آنکھ روشن
انہیں سے ہے جسم وجاں کا بندھن، رگوں میں جاری لہو ہے انکا

ڈاکٹر عظیم امروہوی

دربار شاہ ولایت امروہہ

قطعۂ تاریخ

از ڈاکٹر احمد حسین سیفی امروہوی

پیش کرنا ہے حضورِ سید ِ خیر البشر
یہ صحیفہ نعت کا ذکرِ علوئے مصطفیؐ
عشقِ احمد کو بڑھا دیتا ہے اسکا حرف حرف
لفظ لفظ اسکا نقیبِ آبروئے مصطفیؐ
اسکی نعتیں حبِّ پیغمبر میں ہیں ڈوبی ہوئی
ہر ورق سے آ رہی ہے اسکی بوئے مصطفیؐ
سیرتِ سرکارؐ کی تفسیر ہی کہیئے اسے
اس کا ہر ہر شعر ہے اظہارِ خوئے مصطفیؐ
ہاتفِ غیبی نے سیفی سے کہا لکھ لوح پر
دولت دارین 'ساجدؔ' روبروئے مصطفیؐ

۱۴۲۶ھ

قطعہ تاریخ

ساجدؔ سخن پرور وقت کا تقاضہ ہے
خدمتِ شہِ دیں میں ہدیۂ ثنا لے جا
علم کے مدینے سے ہے زباں میں گویائی
بانگِ خوش نوا لے آ، حرف بے صدا لے جا
نت نئے مضامیں کی جستجو ہے نعتوں میں
فن پہ دسترس کر لے، فکرِ بے بہا لے جا
کرب سے گناہوں کے بوجھ تھا بہت دل پر
غیب سے ندا آئی درد کی دوا لے جا
ذاتِ پاک آقا کی رحمتِ دو عالم ہے
ان کے سامنے ساجدؔ عرضِ مدعا لے جا
پہلے "رازِ بخشش" سے وا ہوا درِ بخشش
اب صحیفۂ ثانی نعتِ پاک کا لے جا
سالِ طبع بھی اسکا یوں شمیم نے لکھا
"آرزوئے بخشش" اب پیشِ مصطفےٰ لے جا

۲۰۰۵عیسوی

شمیم امروہوی

اوجِ موجِ نعت، برآستانِ معتبر
۱۴۲۶ھ

۲۰۰۵ء

اے ساجد امروہوی، نعتِ رسول مبارک
۱۴۲۶ھ

قطعۂ تاریخ

مصطفیؐ کی سیرت کا ہے آئینہ نعت
اصل میں ہے قرآں کا نقطہ، نقطہ نعت

عشقِ احمدِؐ مرسل کا سر چشمہ نعت
ایک اک صحابی کا شغل و شیوہ نعت

نعت، شعر و شاعر دونوں کی ہے معراج
صاحبانِ دل ہی کہتے ہیں شستہ نعت

شہر میں ہیں ایسے اک شاعر ساجد بھائی
سایہ زن رہی جن پر لمحہ، لمحہ نعت

اُن کا دوسرا مجموعہ قابلِ تعریف
جسمیں درج ہے اک کے بعد اک عمدہ نعت

''آرزوئے بخشش'' نام اُسکا ہے رکھایوں
حشر میں وسیلہ ہو جائے بخشش کا نعت

مانگا میں نے ہاتف سے بہرِ سالِ طبع
اک شگفتہ سا مصرع جیسے تازہ نعت

دفعتاً طربؔ آئی کانوں میں آواز
وجہِ ''آرزوئے بخشش'' پاکیزہ نعت

۲۰۰۵ء

طرب ضیائی

المرقوم ۲۱ر اپریل ۲۰۰۵ء

اللہ اکبر

حمد

ذہن میں آ سکے کہاں یا رب
تو ورائے حدِ گماں یا رب

کوئی شے تیری مثل ہے ہی نہیں
پھر بھی ہر شے سے تو عیاں یا رب

تیرا جلوہ وہیں وہیں دیکھا
میں نے ڈھونڈا جہاں جہاں یا رب

غنچہ و گُل میں رنگ و بو تیری
ہے توہی جانِ گلستاں یا رب

ہر طرف ہر جگہ ہے تیرا وجود
تو مگر پھر بھی بے نشاں یا رب

Scanned by CamScanner

ہر نظارے میں نور ہے تیرا
ہر جگہ تیرا آستاں یا رب

علم تیرا محیطِ کُل عالم
تجھ سے کچھ بھی نہیں نہاں یا رب

تو ہے موجود ہر جگہ لیکن
تیرا کوئی نہیں مکاں یا رب

تیرا بندہ ہوں لاج رکھ میری
بندگی ہو نہ رائگاں یا رب

تیرا دامانِ لطفِ بے پایاں
عافیت گاہِ بے کساں یا رب

بے سہاروں کو آسرا تیرا
بے زبانوں کی تو زباں یا رب

Scanned by CamScanner

تیرے لطف و کرم کے سب محتاج
تو ہی امیدِ عاصیاں یا رب

عام ہیں سب پہ رحمتیں تیری
نہیں تخصیصِ این و آں یا رب

میں کہاں قابل آزمائش کے
لے نہ تو میرا امتحاں یا رب

بار امانت کا تو نے پیش کیا
تھا جو ہر بار سے گراں یا رب

دیکھ کر دونوں ہٹ گئے پیچھے
یہ زمیں اور یہ آسماں یا رب

ہے یہ انساں بڑا ظلوم و جہول
بے بس و زار و ناتواں یا رب

Scanned by CamScanner

سوچے سمجھے بغیر عجلت میں
نکلا اس کی زباں سے ہاں یا رب

اور اس بار کو اُٹھا بیٹھا
دے اسے طاقت و تواں یا رب

میرے آلام کی تو اک حد ہے
تیری رحمت ہے بے کراں یا رب

مانگتا ہوں کہ حکم ہے تیرا
ورنہ تجھ پر ہے سب عیاں یا رب

در گزر کر میری خطاؤں کو
تو ہے غفّار بے گماں یا رب

اپنے ساؔجد کو بھی عطا کر دے
راحتِ دل، سکونِ جاں یا رب

Scanned by CamScanner

صلی اللہ علیہ وسلم

شب گزاروں وصفِ زلفِ مصطفیٰؐ کرتے ہوئے
ہو طلوعِ صبح، شرحِ والضحیٰ کرتے ہوئے

نام لیوا ہوں ترے محبوب کا ربِّ غفور
رحم کرنا روزِ محشر فیصلہ کرتے ہوئے

قاسمِ انعامِ حق ہیں جب رسولِ ہاشمیؐ
شرم آتی ہے کہیں اور التجا کرتے ہوئے

حق نہیں ہوگا ادا ارماں ہے لیکن جان دوں
مدحتِ محبوبِ حق کا حق ادا کرتے ہوئے

میرا ذِمّہ منزلِ مقصود مل ہی جائیگی
چل پڑو صلِّ علیٰ صلِّ علیٰ کرتے ہوئے

کاملُ الایمان ہے اللہ کے نزدیک کون
وہ جوخوش ہوتا ہے غیروں کا بھلا کرتے ہوئے

حق نے یہ طے کر دئے آدابِ دربارِ حبیب
پست ہو آواز عرضِ مدّعا کرتے ہوئے

ورنہ یہ سمجھو اکارت ہو گئے اعمال سب
چاہے گزرے عمر کارِ اِتّقا کرتے ہوئے

زائرو کچھ تو بتاؤ کیا گزرتی ہے بھلا
خود کو گلزارِ مدینہ سے جُدا کرتے ہوئے

درگزر کرنے کی حد ہوتی ہے یہ سوچے بغیر
ہم نہیں تھکتے خطاؤں پر خطا کرتے ہوئے

ذکرِ حق ساجدؔ کرو تم شوق سے دیوانہ وار
ہوش میں رہنا ہے ذکرِ مصطفیٰؐ کرتے ہوئے

Scanned by CamScanner

ﷺ

دولت ہے خاکِ پائے وفا دارِ مصطفٰےؐ
صحت ہے صرف صدقۂ بیمارِ مصطفٰےؐ

ہے سب پہ عام رحمتِ سرکارِ مصطفٰےؐ
کوئی نہیں ہے راندۂ دربارِ مصطفٰےؐ

ابرِ سعید، گیسوئے خمدارِ مصطفٰےؐ
صبحِ امید، جلوۂ رخسارِ مصطفٰےؐ

یہ کان اور لذّتِ گفتارِ مصطفٰےؐ
یہ آنکھ اور جلوۂ دیدارِ مصطفٰےؐ

کارِ یزید مانعِ افکارِ مصطفٰےؐ
عزمِ حسینؓ عظمتِ کردارِ مصطفٰےؐ

Scanned by CamScanner

اصحاب ہیں اِدھر تو اُدھر اہلِ بیت ہیں
دیکھا ہے تم نے گلشنِ بے خارِ مصطفےٰؐ

ہیں اُنکے تو گداؤں کے در سجدہ گاہِ خلق
دربارِ مصطفےٰؐ تو ہے دربارِ مصطفےٰؐ

بینائی کا یہ حال کہ اپنی خبر نہیں
بننے چلے ہیں طالبِ دیدارِ مصطفےٰؐ

محشر کی سختیوں سے ملیگی ابھی نجات
کھلنے تو دو ذرا لبِ اظہارِ مصطفےٰؐ

دل کو بناؤ پہلے رضائے نبیؐ کا گھر
جنّت تو ہے کہیں پسِ دیوارِ مصطفےٰؐ

ہیں تاج و تخت اُنکے گداؤں کے زیرِ دست
اور بوریہ نشین ہیں سرکارِ مصطفےٰؐ

ایماں ہے نام عشقِ رسالتمآب کا
قرآن ہے اشاعتِ کردارِ مصطفےٰ

اُنسے جسے ہے بُغض اسیرِ بلا ہے وہ
آزادِ رنج و غم ہے گرفتارِ مصطفےٰ

میری نظر میں بس وہ مقدّر ہے ساز گار
جو ہے ازل سے نقش بدیوارِ مصطفےٰ

معیارِ نور اُنکی نگاہوں کا نور ہے
حاصل ہے جن کو لذّتِ دیدارِ مصطفےٰ

وِرد اُنکے اسمِ پاک کا ہے مشکلوں کا حل
کرتے رہو زبان سے تکرارِ مصطفےٰ

ساؔجد ہزار بار بشویم دہن بہ مشک
کرنی ہے آج مدحتِ سرکارِ مصطفےٰ

ﷺ

طالبِ قُرب ہے اللہ تعالیٰ اُنکا
عرش سے لائے ہیں جبریل بلاوا اُنکا

ہم اگر دِل پہ کریں نقش تو دِل عرش بنے
عرش نے سر پہ رکھا نقشِ کفِ پا اُنکا

ذہن کر پائے اگر رحمتِ حق کی تجسیم
تب کہیں جا کے میں کہہ پاؤں سراپا اُنکا

اوّلِ خلق بھی وہ ختمِ رسالت بھی وہی
از ازل تا بہ ابد راج ہے کِسکا اُنکا

فوت ہو جائے نہ بینائی کا مقصد ہی کہیں
میرے اللہ دکھا دے مجھے روضہ اُنکا

Scanned by CamScanner

پیشِ حق بات چلیگی تو اکیلی اُنکی
حشر میں کوئی سہارا ہے تو تنہا اُنکا

اِس وجاہت پہ فِدا شوکتِ شاہانِ جہاں
ہاتھ تکیہ ہے چٹائی ہے بچھونا اُنکا

ہم کو تو اُنکے نقوشِ کفِ پا کی ہے تلاش
کم نظر ڈھونڈتے پھرتے رہیں سایا اُنکا

حق نہ چھِن جائے کہیں ہنسنے کا ہنسنے والو
کیا تمھیں یاد نہیں راتوں کا رونا اُنکا

منہ میں خاک اُنکے جو کہتے ہیں اُنھیں خود جیسا
انبیا اور رُسُل میں ہے قداونچا اُنکا

ہم پہ ہے رحمتِ حق صدقے میں کسکے، اُنکے
ہم مسلماں ہیں یہ احسان ہے کِسکا ،اُنکا

Scanned by CamScanner

اہلِ دِل جاں سے زیادہ اُنھیں رکھتے ہیں عزیز
ہم کو معلوم ہے رشتہ ہے جو اِنکا اُنکا

حکم پتّھر کو اگر دیں تو وہ گویا ہو جائے
زندگی بخش ہے گویا لبِ گویا اُنکا

دِل میں رہتے ہیں تو یہ اُنکا کرم ہے ورنہ
قابَ قوسین سے آگے ہے ٹھکانا اُنکا

منکروں سے کہو وہ رحمتِ کُل ہیں ورنہ
چاند کو کرتا ہے شق ایک اشارہ اُنکا

مانگنا اُسکی بصارت سے بصیرت ساجدؔ
خواب میں جسکو نظر آیا ہو جلوہ اُنکا

وہ جو مائل بہ کرم ہیں تو نئی بات ہے کیا
نام لیوا تو یہ ساجدؔ ہے پُرانا اُنکا

ﷺ

جب روضۂ اقدس کا پردہ نظر آتا ہے
آنکھوں سے ہر اک پردہ اُٹھتا نظر آتا ہے

طیبہ میں کھڑے ہو کر کیا کیا نظر آتا ہے
ہم دیکھ نہیں سکتے اتنا نظر آتا ہے

اِس اشکِ ندامت کو تم غور سے دیکھو تو
اللہ کی رحمت کا دریا نظر آتا ہے

موہوم سا منظر تو ہے چشمِ تصوّر میں
نزدیک سے وہ روضہ کیسا نظر آتا ہے

گزرے ہیں جو طیبہ کی گلیوں سے کبھی اُنکو
دیکھا ہوا جنّت کا رستہ نظر آتا ہے

Scanned by CamScanner

فرزانوں کو دیتا ہے تعلیمِ خود آگاہی
سرکار کا دیوانہ دانا نظر آتا ہے

سب فلسفیوں کے سب افکار کا سرمایہ
قرآن کی حِکمت سے ادنیٰ نظر آتا ہے

میں نام محمدؐ سے رُخ اُسکا پلٹتا ہوں
جب میری طرف طوفان آتا نظر آتا ہے

ہر ایک کے در پر ہے اک بھیڑ فقیروں کی
آقا کا ہر اک منگتا داتا نظر آتا ہے

تب مومنِ کامِل کی ملتی ہے سند حق سے
جب عشقِ نبیؐ جاں سے اولیٰ نظر آتا ہے

انعامِ الٰہی کی اس درجہ فراوانی
سرکار کے قدموں کا صدقہ نظر آتا ہے

Scanned by CamScanner

پہچان بتائی ہے قرآں نے منافق کی
ویسا نہیں ہوتا ہے جیسا نظر آتا ہے

جس شاہ کی دربانی کونین کی سلطانی
پیوند لگا اُسکا کُرتا نظر آتا ہے

بینائی مری اپنی معراج پہ آپہنچی
تاحدِّ نظر اُنکا جلوہ نظر آتا ہے

یہ قریۂ دِل جب سے مسکن ہے شہِ دیں کا
سینہ مِرا طیبہ کا حصّہ نظر آتا ہے

بس کہدے غلام اُنکا ساجدؔ کو غلام اپنا
سر دے کے بھی یہ سودا سستا نظر آتا ہے

Scanned by CamScanner

ﷺ

جب تم ازل کے دن سے شفاعت مآب ہو
پھر کس لئے مجھے غمِ روزِ حساب ہو

پھر کیا کسی میں ہم سے اُلجھنے کی تاب ہو
لب پر جو بولتی ہوئی حق کی کتاب ہو

آقا بھی لاجواب ہیں اور در بھی لاجواب
پھر کیوں نہ اُنکے در کا گدا لاجواب ہو

مانا کہ ہم ہیں حاملِ عصیانِ بے شمار
تم بھی تو صاحبِ کرمِ بے حساب ہو

عجلت تو ہے خمیر میں سرکار کیا کروں
تاخیر ہو کرم میں تو جینا عذاب ہے

Scanned by CamScanner

ممکن نہیں نصیب نہو منزلِ مراد
رہبر جو نقشِ پائے رسالتمآب ہو

بینائی کا وہ سرمہ ہے اکسیر بالیقیں
خاکِ درِ نبیؐ سے جسے انتساب ہو

امّت ہے نفرتوں کا نشانا بنی ہوئی
آقا کرم ، اب اور نہ مٹّی خراب ہو

چشمانِ ما فدائے دو چشمانِ مصطفٰےؐ
جیسے بصارتوں کا جہاں محوِ خواب ہو

اسریٰ کی شب ملک کو یہ حکمِ خدا ملا
جب خلوتِ رسولؐ میں تم باریاب ہو

مَلنا جبیں کو اپنی کفِ پائے ناز سے
دیکھو مرا حبیب اگر محو خواب ہو

فارغ ہوں مغفرت سے تو آقا یہ عرض ہے
میرے لئے جو خطۂ خلد انتخاب ہو

اُسکی زمیں ہو مکّہ کی طیبہ کا آسماں
گلشن ہو کربلا کا نجف کا گلاب ہو

اجمیر کا ہو چاند تو کلیر کا آفتاب
اور ہر طرف جمالِ خدا بے حجاب ہو

آقا ورائے سدرہ چلے جب برائے عرش
تھی کب ملک میں تاب کہ وہ ہمرکاب ہو

ہونگے حبیبِ حق ہی فقط اب قریبِ حق
جب فاصلہ نہیں ہے تو پھر کیا حجاب ہو

ساجدؔ مری نظر ابھی خیبر شکن بنے
اُنکا اگر لعابِ دہن دستیاب ہو

صلی اللہ علیہ وسلم

اُنکی آنکھوں میں اُجالے ہی اُجالے ہونگے
کیسے ہونگے جو تمھیں دیکھنے والے ہونگے

اپنی سیرت میں جنھیں آپنے ڈھالا ہوگا
اُنکے انداز زمانے سے نرالے ہونگے

پردہ پڑ جائیگا عیبوں پہ گنہ گاروں کے
کالی کملی کو وہ جب دوش پہ ڈالے ہونگے

تشنگانِ رہِ عشقِ شہِ والا کے حضور
لبِ کوثر مئے کوثر کے پیالے ہونگے

دیکھ کر جاتے ہوئے لوگوں کوطیبہ کی طرف
اک طرف ہم بھی کلیجہ کو سنبھالے ہونگے

Scanned by CamScanner

ٹھیر اے جانِ بلب آمدہ ، سرکار مرے
آئے جاتے ہیں ابھی، آنے ہی والے ہونگے

عشق کی راہ میں ساجدؔ مرے ہمراہ فقط
میرے غم خوار مرے پاؤں کے چھالے ہونگے

صلی اللہ علیہ وسلم

وہ جو قربانِ مصطفیٰؐ نہ ہوا
زُہد سے اُسکو فائدہ نہ ہوا

اُنکی بے کس نوازیوں کی قسم
مجھکو اُن سے کبھی گِلا نہ ہوا

کہہ دیا مصطفیٰؐ کو خود جیسا
ہم سے پاسِ ادب ذرا نہ ہوا

ظُلم کرنے کی انتہا کر دی
پھر بھی آقا کا دل بُرا نہ ہوا

بادشاہی اُسے نہ راس آئی
آپؐ کے در کا جو گدا نہ ہوا

پیشِ آقا بہ فرطِ شرمِ گناہ
لب ہلانے کا حوصلہ نہ ہوا

آتا اِذنِ طلب مدینہ سے
بخت اتنا کبھی رسا نہ ہوا

وہ تو محوِ کرم ہیں ہر لمحہ
میں ہی شائستۂ وفا نہ ہوا

مصرفِ زندگی نہیں سمجھا
نام پر اُنکے جو فدا نہ ہوا

سر بہ سجدہ رہے بغیرِ خلوص
ایک سجدہ بھی کام کا نہ ہوا

دوسروں کے عمل پرکھتے رہے
ہم سے اپنا محاسبہ نہ ہوا

Scanned by CamScanner

ہر عمل میں ہے اب ریاکاری
عشقِ محبوبِ حق فسانہ ہوا

عمر بھر مدح کی مگر ساجدؔ
تم سے مدحت کا حق ادا نہ ہوا

Scanned by CamScanner

ﷺ

لوگوں کی تو پرواز ہے عرفانِ خدا تک
اور دوڑ ہے بس اپنی درِ شاہِ ہدیٰ تک

نقش اسکا بنا کر میں رکھوں لوحِ جبیں پر
پہنچوں میں اگر آپؐ کے نقشِ کفِ پا تک

پورا ہو میری آنکھوں کی تخلیق کا مقصد
دیدار کو ترسایئے مت روزِ جزا تک

پھر اُسکی پہنچ میں ہے یقیناً درِ جنّت
ہو جسکی رسائی درِ محبوبِ خدا تک

لے جائیں گے دوزخ میں یقیناً مرے اعمال
رُک جاؤ فرشتو مرے آقا کی رضا تک

Scanned by CamScanner

آنکھیں ملیں اور روضۂ سرکار نہ دیکھا
کیا مجھکو رہے گا یہ قلق روزِ قضا تک

ناکامی و مایوسی و ناداری و خواری
سب کچھ ہے یہ سرکار کی اک چشمِ عطا تک

اوروں کے تو ہم عیب گناتے ہیں ہزاروں
اور اپنی نظر آتی نہیں ایک خطا تک

ہے بولنا اُنکا سا نہ اُٹھنا ہے نہ چلنا
ہم میں نہیں آقا کی کوئی ایک ادا تک

ساجدؔ مِرے آقا کی تو ہے بات نرالی
رتبہ میں ہیں شاہوں سے سوا اُنکے گدا تک

ﷺ

در بدر کی ٹھوکریں کھانا ہمارا اور کچھ
اُنکے کوچے میں مقدّر آزمانا اور کچھ

تھی جہالت، ظلم تھا، تفریقِ رنگ و نسل تھی
اُنکے آتے ہی ہوا دنیا کا نقشہ اور کچھ

تجھ کو حوریں چاہئیں زاہد مجھے حق کی رضا
اور کچھ تیری کہانی میرا قصہ اور کچھ

سرورِ کونین کے جب سے قدم اس پر پڑے
تب سے اونچا ہو گیا عرشِ معلیٰ اور کچھ

جان وہ مُردوں میں ڈالیں یہ دلوں کو دیں حیات
کارِ آقا اور کچھ کارِ مسیحا اور کچھ

Scanned by CamScanner

قبر میں مَیں نے شبیہِ مصطفیٰؐ پہچان لی
اس سے آگے پھر فرشتوں نے نہ پوچھا اور کچھ

زائرِ طیبہ تجھے اظہار پر قدرت نہیں
تو نے دیکھا اور کچھ ہے اور بتایا اور کچھ

جذبِ صدیقؓ و عمرؓ زورِ علیؓ عزمِ حسینؓ
سر بلندی کے لئے درکار ہے کیا اور کچھ

جھک گیا سر دیکھکر اُنکے قدومِ ناز کو
کیا کروں میری سمجھ میں ہی نہ آیا اور کچھ

اُن پہ صدقے جان و دل آقا کو ہم یاد آ گئے
اُن کو سب کچھ دیکے جب خالق نے پوچھا، اور کچھ

آپ اگر چاہیں تو قدموں پر اسے بھی وار دوں
میرے پاس آقا نہیں جاں کے علاوہ اور کچھ

پوچھا آقا نے کہ کیا چھوڑا، کہا صدیقؓ نے
میں تو وہ بھی لے کے آجاتا جو ہوتا اور کچھ

شومیِ تقدیر پر رونا تو بالکل عام بات
ہجر میں سرکار کے آنسو بہانا اور کچھ

آنسوؤں کی شکل میں الفاظ آنکھوں سے بہیں
اُنکے در پر مانگنے کا ہے طریقہ اور کچھ

لحنِ دلکش سے غزل سننے میں بھی آتا ہے لطف
نعت آقا کی بہ طرزِ والہانہ اور کچھ

سینچئے ساجدؔ اگر اشکِ ندامت سے اسے
پھولتا پھلتا عقیدت کا یہ پودا اور کچھ

Scanned by CamScanner

صلی اللہ علیہ وسلم

صورت مرے سرکار کی ایمان کی تصویر ہے
سیرت مرے سرکار کی قرآن کی تفسیر ہے

دل ہے مقامِ مصطفےٰؐ لب پر ہے نامِ مصطفےٰؐ
میں ہوں غلامِ مصطفےٰؐ جنّت مرِی جاگیر ہے

عشقِ نبیؐ کا ہے مرض چارہ گروں سے کیا غرض
بس خاکِ کوئے مصطفےٰؐ میرے لئے اکسیر ہے

اُنکا کرم اُنکی عطا کام آئینگے روزِ جزا
ورنہ تو سب کچھ نامۂ اعمال میں تحریر ہے

کتنوں کو حاصل ہو گیا دیدِ مدینہ کا شرف
میں آج تک محروم ہوں کیسی مرِی تقدیر ہے

Scanned by CamScanner

ذکرِ نبیؐ کو رفعتیں قولِ رَفعنا سے ملیں
اس ذکر کو اللہ کی بخشی ہوئی توقیر ہے

اُنکے غلاموں کے غلاموں کی غلامی چاہیئے
روزِ قیامت بس یہی بخشش کی اک تدبیر ہے

چھو بھی نہیں سکتی تجھے نارِ جہنّم دیکھنا
ساجدؔ اگر دل پر ترے نامِ نبیؐ تحریر ہے

Scanned by CamScanner

ﷺ

کاش ایسا بہ وقتِ قضا ہو
سر درِ مصطفٰے پر جھکا ہو

گر مرض آپکا لا دوا ہو
ہر گھڑی وِردِ صلِّ علیٰ ہو

دل کی آنکھوں سے آقا کو دیکھے
جلوۂ حق جسے دیکھنا ہو

دولتِ دین و دنیا ملیگی
پہلے اُنکے گدا کا گدا ہو

آرہا ہے گدائے محمدؐ
راستہ چھوڑ دو بادشاہو

Scanned by CamScanner

اُن لبوں پر ہو گویائی صدقے
جن لبوں سے خدا بولتا ہو

وہ تو کہئے کہ وہ مُلتفِت ہیں
وہ نظر سے گرا دیں تو کیا ہو

سنگِ در جسکو محفوظ کر لے
کوئی ایسا بھی سجدہ ادا ہو

ہم تو اُسکا پتہ پوچھتے ہیں
جسکو اُنکے پتے کا پتہ ہو

کھینچ کر دو کمانیں ملا دیں
اور کیا اس سے کم فاصلہ ہو

مُلتفِت وہ تو سب پر ہیں ساجدؔ
آشنا ہو کہ نا آشنا ہو

صلی اللہ علیہ وسلم

انداز یہ عطا کا نکالا رسولؐ نے
ہم جیسے ناسپاسوں کو پالا رسولؐ نے

وحدانیت کا حق کی فراہم کیا ثبوت
دیکر پیمبروں کا حوالہ رسولؐ نے

ناپاک زندگی کو طہارت ہوئی نصیب
بخشا برہنگی کو دوشالا رسول نے

تفریقِ رنگ و نسل کو یکسر مٹا دیا
جھڑکا کسی کو اور نہ ٹالا رسولؐ نے

حق کے خلاف سارے دلائل کو رد کیا
ڈالا زبانِ کفر پہ تالا رسولؐ نے

Scanned by CamScanner

باطل نگلنے والا تھا انسانیت کی لاج
چھینا ہے اُسکے منہ کا نوالا رسولؐ نے

انسانیت کو ناز ہے اُس ذاتِ پاک پر
باطل کو کر دیا تہ و بالا رسولؐ نے

سانچہ بنا کے اپنی ہی سیرت کا دوستو
بالکل نئے سماج کو ڈھالا رسولؐ نے

ساجدؔ نثار ناخنِ دستِ رسولؐ پر
کانٹا الم کا خوب نکالا رسولؐ نے

ﷺ

غیروں کی نگاہوں میں مجھکو ہوتے ہوئے رسوامت دیکھو
تم میرے گناہوں کا دفتر دیکھو مرِے آقا مت دیکھو

ہے عشقِ نبی سینے میں نہاں اور خُلقِ نبیؐ عادت سے عیاں
آئینۂ دِل دیکھو انکا عشاق کا حُلیہ مت دیکھو

میں یاد کئے ہی جاؤنگا فریاد کئے ہی جاؤنگا
امیدِ کرم رکھونگا شہا چاہے دیکھو یا مت دیکھو

دیکھوتو سرو وسمن کو ذرا اک حد سے قلیل اک حد سے سوا
موز ونیِ قد کیا ہوتی ہے آقا کے قدو قامت دیکھو

خواری رسوائی ناداری ہے آج مسلماں پر طاری
ایمان کی یہ قِلت دیکھو اعمال کی یہ شامت دیکھو

تقدیر کے ہاتھوں تم پر بھی پڑ جائے نہ ایسا وقت کوئی
تم اپنے مسلماں بھائی کی غربت کا تماشا مت دیکھو

تم کچھ بھی نہیں ہو تم کیا ہو جو وہ چاہیں وہ تم چاہو
اُنکو دیکھو ساجد اپنی خواہش کا تقاضہ مت دیکھو

صلی اللہ علیہ وسلم

ہے فرار حشر میں قہرِ حق سے محال سرورِ انبیاءؐ
اگر آپکو نہ ہو عاصیوں کا خیال سرورِ انبیاءؐ

ابھی فرشِ خاک پہ جلوہ گر، اُسی لمحہ عرش عظیم پر
ہے بس ایک آپکی ذات میں یہ کمال سرورِ انبیاءؐ

بڑی شہرت آپکے در کی ہے، مجھے عادت آپکے در کی ہے
کہیں اور کیسے اُٹھے یہ دستِ سوال سرورِ انبیاءؐ

مجھے چاکری کی سند ملے، مجھے عمر بھر کی رسد ملے
کسی دِن مجھے بھی عطا ہو صدقۂ آل سرورِ انبیاءؐ

نہ زمین میں نہ زمان میں نہ خیال میں نہ گمان میں
وہ تمھیں تو ہو نہیں جسکی کوئی مثال سرورِ انبیاءؐ

ہو تمھیں تو حامیِ بیکساں، ہو تمھیں تو شافعِ عاصیاں
تمھیں حل کرو مری مغفرت کا سوال سرورِ انبیاؐ

مری تاک میں ہے اجل مری، ہے تباہ فردِ عمل مری
مرے سر سے آپ ہٹائینگے یہ وبال سرورِ انبیاؐ

ہیں ہم آج بے حس و بے ادب، ہیں ہم آج مُستحقِ غضب
ہو عطا مزاج اویسؓ، سوزِ بلالؓ سرورِ انبیاؐ

کہیں لوگ ساجدِ پارسا، میں پھروں چڑھائے عبا قبا
مگر آپ پر تو عیاں ہے سب مرا حال سرورِ انبیاؐ

صلی اللہ علیہ وسلم

تم سے مکاں تم سے مکیں یا رحمتہ اللعالمینؐ
تم سے فلک تم سے زمیں یا رحمتہ اللعالمینؐ

تم رونقِ فرشِ زمیں تم زینتِ عرشِ بریں
تم حاصلِ دنیا و دیں یا رحمتہ اللعالمینؐ

مجھ سے کہاں غافل ہو تم ہر حال میں شامل ہو تم
میں ہوں جہاں تم ہو وہیں یا رحمتہ اللعالمینؐ

کیسا ستم ہم نے کیا اپنی طرح تم کو کہا
حق نے کہا نورِ مبیں یا رحمتہ اللعالمینؐ

اُنکا بڑا ہے مرتبہ جنکو پتہ ہے آپ کا
ہمکو پتہ اُنکا نہیں یا رحمتہ اللعالمینؐ

Scanned by CamScanner

حامی مرا جب آپ سا ہوگا کوئی روزِ جزا
بخشش کا ہے مجھ کو یقیں یا رحمتہ اللعالمیںؐ

حق نے ہر اک انعام کا بس آپکو قاسم کیا
لطف آپکا کس پر نہیں یا رحمتہ اللعالمیںؐ

ذکر آپکا جب بھی کیا نام آپ کا جب بھی لیا
سب مشکلیں حل ہو گئیں یا رحمتہ اللعالمیںؐ

ہاتھ آپکا دستِ خدا پیرَ آپکا عرش آشنا
آنکھ آپکی عینُ الیقیں یا رحمتہ اللعالمیںؐ

ہے آپسے یہ التجا اک بار تو قبل از قضا
طیبہ میں ہو ساجدؔ مکیں یا رحمتہ اللعالمیںؐ

ﷺ

شغل ہے یہی اُسکا جو بھی ہے غلام اُنکا
یاد روز و شب انکی ذکر صبح و شام اُنکا

وہ خود اپنی جانب سے کچھ کبھی نہیں کہتے
جو کلام ہے حق کا ہے وہی کلام اُنکا

جنکا یہ عقیدہ ہے شاہِ دیں نہیں سنتے
رائگاں درود اُنکا نا رسا سلام اُنکا

اُنکی سلطنت دائم بعدِ حشر بھی قائم
اُنکی پیروی لازم فرض احترام اُنکا

چشمِ التفات اُنکی حق شناس ہے کتنی
عام عاصیوں پر ہے خاص، فیضِ عام اُنکا

حق بیاں زباں اُنکی راہ کہکشاں اُنکی
زلف سائباں اُنکی رُخ مہِ تمام اُنکا

غم الگ رہیں ہم سے مشکلیں ڈریں ہم سے
دل میں ہو جو یاد اُنکی لب پہ ہو جو نام اُنکا

اُن سے مانگنا ہو گا تب لہیں بھلا ہو گا
نعمتِ الٰہی کو بانٹنا ہے کام اُنکا

حق نے سارے عالم کا اُنکو کر دیا مختار
دو جہان میں ساجدؔ جو بھی ہے تمام اُنکا

ﷺ

ثبت بر قلبِ حزیں اُنکا سراپا ہو جائے
نقش بر لوحِ جبیں نقشِ کفِ پا ہو جائے

کچھ نہ کچھ اسمیں بہر روز اضافہ ہو جائے
مرضِ عشقِ نبیؐ کاش نہ اچھا ہو جائے

اُنکی چشمِ سحر انداز جو اُٹھ جائے کہیں
شب نصیبوں کے گھروں میں بھی سویرا ہو جائے

ذرّہٗ خاکِ قدم اُنکا نہ چمکے جو کہیں
دہر میں چاروں طرف نور کا توڑا ہو جائے

اُنکے انوارِ شفاعت کی اگر چھوٹ پڑے
پیشِ حق روزِ جزاء منہ میرا اُجلا ہو جائے

Scanned by CamScanner

ذکرِ حق ذکرِ نبیؐ یادِ خدا یادِ نبیؐ
گاہ مکّہ ہو یہ دل گاہ مدینہ ہو جائے

چاہتا ہوں کہ ہو دید آپ کی بیداری میں
آپ چاہیں تو یقیناً میرا چاہا ہو جائے

پھونک دو نامِ نبیؐ پڑھ کے بصد سوزِ یقیں
میرا ذمہ ہے اگر درد نہ اچھا ہو جائے

ایک ذرّہ جو کبھی اُنکے ذخیرے سے ملے
زندگی بھر کے لئے رزق مہیا ہو جائے

ذکرِ سرکار کی محفل تو سجائیں گے ضرور
در پئے زحمتِ جاں چاہے زمانہ ہو جائے

اختلافات ہیں ہم میں تو ہے شیطان جری
متفق ہم ہوں تو شیطان اکیلا ہو جائے

Scanned by CamScanner

کوئی کتنی بھی کرے وعظ و نصیحت لیکن
در پہ آتے ہی جبیں مائلِ سجدہ ہو جائے

بار پا جاؤں میں دربار میں اُنکے ساجدؔ
زندگی میں کبھی اک بار تو ایسا ہو جائے

Scanned by CamScanner

ﷺ

ان میں کہاں تھی روح رواں آپکے بغیر
ویران تھے یہ قلب، یہ جاں آپکے بغیر

حیوانیت تھی رقص کناں آپکے بغیر
انسانیت تھی محوِ فغاں آپکے بغیر

ہیں آپ ہی تو باعثِ تخلیقِ کائنات
کچھ بھی نہ تھے زمین و زماں آپکے بغیر

خوشبو گلوں میں تھی نہ تھے شاداب برگ و بار
تھی فصلِ گل بھی فصلِ خزاں آپکے بغیر

ایمان اور یقین کا پیغام لائے آپ
انسان تھا اسیرِ گماں آپکے بغیر

Scanned by CamScanner

ہیں آپ ہی کے دم سے علاماتِ حق عیاں
واضح کہاں تھے حق کے نشاں آپکے بغیر

باطل سے حق الگ تھا نہ تھا خیر و شر میں فرق
مخلوط تھے یقین و گماں آپکے بغیر

میں ہوں نحیف و زار اور عصیاں ہیں بیشمار
کیسے اُٹھے یہ بارِ گراں آپکے بغیر

منزل نہ تھی نہ کوئی تعین تھا راہ کا
اے رہنمائے راہ براں آپکے بغیر

آیاتِ حق سے ہوتی رہیں چشم پوشیاں
اے آبروئے حق نگراں آپکے بغیر

امکان میں نہیں ہے مداوائے رنج و غم
اے غم گسارِ غم زدگاں آپکے بغیر

ممکن نہ تھا علاج مریضانِ ہجر کا
اے چارہ سازِ خستہ دلاں آپکے بغیر

ملتی اماں تسلسلِ شب سے نہ تا ابد
اے نورِ چشمِ شب زدگاں آپکے بغیر

ساؔجد کو روزِ حشر ہے بس مغفرت کی فکر
ممکن نہیں یہ کارِ گراں آپکے بغیر

Scanned by CamScanner

صلی اللہ علیہ وسلم

کچھ ایسا دلکش کچھ ایسا جاذبِ طریقۂ گفتگو ہے اُنکا
ہے وہ بھی خُلقِ نبیؐ کا قائل جو دشمنِ دیں عدو ہے اُنکا

وہ ساری خلقت میں سب سے اعلیٰ وہی ہیں محبوبِ حق تعالیٰ
ہے عرش زیرِ قدومِ والا یہ مرتبہ یہ علو ہے اُنکا

جو تونے کی اُنسے بے وفائی تو رائگاں ساری پارسائی
ترا زمانہ تری خدائی خدا بھی تیرا جو تو ہے اُنکا

نبیؐ کے خادم نہ ہونے دیتے تھے ایک قطرہ بھی اُسکا ضائع
اُنھیں یہ معلوم تھا کہ آبِ حیات آبِ وضو ہے اُنکا

یہ معرفت کا جو میکدہ ہے وہی تو پیرِ مغاں ہیں اُسکے
صراحی اُنکی ہے مے ہے اُنکی ہے جام اُنکا سبو ہے اُنکا

یہ روح کو عطر بیز کر دے وہ ذہن کو نکہتوں سے بھر دے
یہ زُلفِ عنبر فشاں ہے اُنکی وہ گیسوئے مشکبو ہے اُنکا

عجب ہے یہ دورِ نا امیدی غضب ہے یہ عہدِ بدنصیبی
ہے در بدر اُنکا نام لیوا غلام بے آبرو ہے اُنکا

زمیں ہلی آسمان کانپا ہَوا رُکی تو یقین آیا
یہ خاک پر سبطِ مصطفٰےؐ ہیں یہ زیرِ خنجر گلو ہے اُنکا

یہ کون ہے جسکو سب کا غم ہے ہر اک کی مشکل میں آنکھ نم ہے
جو حق کی آنکھوں میں محترم ہے غلام وہ ہو بہو ہے اُنکا

وہ دل میں رہتے ہیں بنکے دھڑکن ہے نور سے اُنکے آنکھ روشن
اُنھیں سے ہے جسم و جاں کا بندھن رگوں میں جاری لہو ہے اُنکا

ہے تو جہاں وہ وہیں ہیں ساؔجد وہ تجھ سے غافل نہیں ہیں ساجد
وہ رحمتِ عالمیں ہیں ساؔجد پیام لا تقنطو ہے اُنکا

Scanned by CamScanner

ﷺ

کر طالبِ مال کو مال عطا جو زر چاہے اُسکو زر دے
اے ربِّ کریم مگر مجھ کو سودائے زلفِ پیمبر دے

تو قادرِ مطلق ہے مولا کچھ مانگوں مرا حق ہے مولا
میں اُڑ کے پہنچ جاؤں طیبہ یارب مری ہمت کو پر دے

اے اہلِ طائف سوچ ذرا کیا ہوگا تیرا روزِ جزا
وہ رحمتِ کل دے تجھ کو دعا تو اُس کے جواب میں پتّھر دے

سورج کی دھوپ کی تیزی میں محشر کی قیامت خیزی میں
سائے کے لئے ہم کو یارب دامانِ شفیعِ محشر دے

پھر نعتِ نبیؐ لکھنا پڑھنا کس طرح نہ ہو مرغوبِ خدا
ذکرِ سرکار دوعالم کو جب رفعت خالقِ اکبر دے

سنکر ہی حادثۂ دنداں سب دانت کرے کوئی قرباں
اے عشقِ محمدؐ دنیا کو پھر ایسا ہی کوئی منظر دے

محشر میں ابتر حال مرا اُس سے دیکھا ہی نہ جائیگا
ممکن ہے بہ فرطِ رحم دلی خود جام قسیمِ کوثر دے

بوبکرؓ سا ہے صادق کوئی شبیرؓ سا ہے عاشق کوئی
گھر بار جو قدموں میں رکھ دے حق کے لئے سجدے میں سر دے

روتی ہیں بلکتی ہیں آنکھیں ہر وقت چھلکتی ہیں آنکھیں
یارب دیدارِ مدینہ سے جھولی مری آنکھوں کی بھر دے

ساماں دے بے سامانی کو آبادی دے ویرانی کو
اے رحمتِ کُل دِل میں آجا سینہ کو مرے طیبہ کر دے

آقا دمِ آخرِ آئینگے مشکل آساں فرمائینگے
جاں نذر کروں گر مجھ کو اجل دیدار کی مہلت پل بھر دے

لب تک بھی نہ آیا حرفِ طلب اور ہو گئے پورے ارماں سب
ہے کون بھلا آقا کے سوا جو بے مانگے جھولی بھر دے

ساجدؔ تُو آس لگائے رکھ بزمِ امید سجائے رکھ
وہ چشمِ کرم ہے آقا کی جو ناقص کو کامل کر دے

Scanned by CamScanner

ﷺ

لاج رکھینگے یقیناً سرِ محشر آقا
جب میں قدموں سے لپٹ جاؤنگا کہکر آقا

نور جب آپکا ملبوسِ بشر میں آیا
وہی لمحہ تو ہے صدیوں کا مقدّر آقا

تھا تحیّر کا وہ عالم کہ رُکی گردشِ وقت
آپ جس دم تھے رہِ عرش بریں پر آقا

ﷺ

چاہیئے آپکی اک چشمِ شفاعت آگیں
پیش ہو جب مرے اعمال کا دفتر آقا

آپکے در کی گدائی ہے مری فطرتِ روح
چھوڑ کر آپکا در جاؤں میں کیونکر آقا

Scanned by CamScanner

میرا سرمایۂ بینائی یہ منظر بن جائے
سامعیں جملہ صحابہ سرِ منبر آقا

ہنسنے والو کہیں چھن جائے نہ حق ہنسنے کا
روئے ہیں شب کو تمھارے لئے اکثر آقا

اُنکا گھر تھا وہ گئے عرش پہ حیرت کیا ہے
یہ تعجب ہے رہے کیسے زمیں پر آقا

آپ گزرے تھے رہِ دل سے کبھی از رہِ لطف
نقش ہے نقشِ کفِ پا مرے دل پر آقا

زندگی بخشِ جہاں آپکی اک جنبشِ لب
ہاتھ کے لمس سے گویا ہوئے پتّھر آقا

آپکے در کے گدا عقدہ کُشائے اَسرار
اُن گداؤں کی گدائی ہو میسر آقا

ہم کو مل جائے گا محبوبِ حق کا اعزاز
آپ کی بخشی ہوئی راہ پہ چلکر آقا

آپکی نعت نے بخشا یہ شرف ساؔجد کو
یہ بھی کہلاتا ہے دنیا میں سخنور آقا

Scanned by CamScanner

ﷺ

روضہ کی زیارت کیا ہوگی ارمان یہ پورا کیا ہوگا
جب کچھ بھی وسائل پاس نہیں طیبہ مرا جانا کیا ہوگا

اس بے عملی کا غفلت کا محشر میں نتیجہ کیا ہوگا
اک عمر رہے دنیا میں مگر بالکل نہیں سوچا کیا ہوگا

اُس روز تو سب پیغمبر بھی کرتے ہونگے نفسی نفسی
ہم جیسے عصیاں کاروں کا محشر میں ٹھکانا کیا ہوگا

تشریف جب آقا لائینگے سب عاصی خوش ہوجائینگے
وہ چشمِ شفاعت اُٹھیگی پھر نار کا خدشہ کیا ہوگا

اُنکی راہیں حق کی راہیں جو حق چاہے وہ وہ چاہیں
اللہ کی قربت کا اس سے بڑھ کر کوئی درجہ کیا ہوگا

Scanned by CamScanner

ہو ہجرِ محمدؐ جسکا مرض کیا ہوگی دوا سے اُسکو غرض
کسطرح اُسے صحت ہوگی بیمار وہ اچھا کیا ہوگا

آقا کے وسیلے پر جنکا ایمان نہیں اُنسے پوچھو
میدانِ قیامت میں اُنکی بخشش کا ذریعہ کیا ہوگا

کچھ مال نہ گھر میں بچا رکھا سب پیشِ پیمبر لا رکھا
اُس وقت کوئی سوچے تو ذرا صدیقؓ کا جذبہ کیا ہوگا

سمجھیں تو بھلا کیا سمجھیں ہم جانیں تو بھلا کیا جانیں ہم
ہے عرش پہ جسکی خاکِ قدم اُس ذات کا رُتبہ کیا ہوگا

مومن کے لئے آقا کی وِلا ہر اک کی محبت سے اولیٰ
شک اسمیں کیا جسنے اُسکا ایمان سے رشتہ کیا ہوگا

اعمال کی اپنے فکر کرو ہر وقت عذابِ حق سے ڈرو
گر حال نہ اب سدھرا ساجدؔ محشر میں تمھارا کیا ہوگا

ﷺ

میں اپنے تصوّر کا ہنر دیکھ رہا ہوں
اللہ کا منظورِ نظر دیکھ رہا ہوں

اک نور سا تاحدِّ نظر دیکھ رہا ہوں
اللہ کے محبوب کا گھر دیکھ رہا ہوں

دیکھے تو کوئی میرے مقدّر کی خرابی
آقا ہیں کدھر اور کدِھر دیکھ رہا ہوں

کیا عرش کی جانب قدم انداز ہیں آقا
پھیلے ہوئے جبریل کے پر دیکھ رہا ہوں

اُٹھتے ہوئے پردے نظر آتے ہیں نظر کے
کھُلتے ہوئے افلاک میں در دیکھ رہا ہوں

اللہ کے محبوب کے گیسوئے سیہ میں
میں اپنی شبِ غم کی سحر دیکھ رہا ہوں

ہے اسمیں یقیناً مری قسمت کا ستارہ
خاکِ قدمِ خیرِ بشر دیکھ رہا ہوں

اب جا کے بصارت میں بصیرت ہوئی شامل
وہ روئے منوّر ہے جدھر دیکھ رہا ہوں

جاہل نظر آتے ہیں سرِ مسندِ ارشاد
بے حرمتیِ علم و ہنر دیکھ رہا ہوں

عزّت ہے فقط مال کی توقیر ہے زر کی
بے چارگیِ فکر و نظر دیکھ رہا ہوں

ایمان کی قِلّت ہے تو فُقدان یقیں کا
دیکھا نہیں جاتا ہے مگر دیکھ رہا ہوں

Scanned by CamScanner

دربارِ نبیؐ سے ابھی لوگ آئے ہیں خوش خوش
اور میں اُنھیں بادیدۂ تر دیکھ رہا ہوں

یہ میری غلامی کی سند کم نہیں ساجدؔ
میں اپنی دعاؤں میں اثر دیکھ رہا ہوں

Scanned by CamScanner

صلی اللہ علیہ وسلم

حشر میں ہم غلاموں کو کیا چاہیئے
سایۂ دامنِ مصطفٰےؐ چاہیئے

آپکو خُلد کا راستہ چاہیئے
مجھ کو اُنکی گلی کا پتہ چاہیئے

چاہیئے سر کو سودائے کوئے نبیؐ
آنکھ کو سُرمۂ خاکِ پا چاہیئے

مستند ہیں جو کوئے نبیؐ کے گدا
اُنکے در پر ہی بس مانگنا چاہیئے

حشر کے دِن جبیں پر سجائینگے ہم
نقشِ نعلینِ خیرالورٰیؐ چاہیئے

Scanned by CamScanner

کارگر جب نہ ہو پائے کوئی دوا
پھر تو خاکِ درِ مصطفےٰ چاہیئے

زہد کے بدلے حوریں تمھیں چاہئیں
مجھ کو اپنے خدا کی رضا چاہیئے

حق غلامی کا اسطرح ہوگا ادا
تم کو آقا سے اپنے وفا چاہیئے

کاش مجھ کو وہ بختِ رسا ہو نصیب
خود کہیں وہ کہو تم کو کیا چاہیئے

قربِ حق چاہیئے تم کو ساجدؔ اگر
حق کے محبوب کو چاہنا چاہیئے

ﷺ

نظر آجائیں اگر دیکھنے والے اُنکے
تجھ سے ممکن ہو تو سب ناز اُٹھا لے اُنکے

اُسکی قسمت جو کوئی پھر بھی رکھے گھر تاریک
ہر طرف پھیلے ہیں دنیا میں اُجالے اُنکے

ہم میں اُنکی سی نہ عادت ہے نہ خصلت کوئی
ایسے ہوتے ہیں کہیں چاہنے والے اُنکے

پھول پتّھر کے عوض، دکھ کے عوض لب پہ دعا
سارے انداز ہیں دنیا سے نرالے اُنکے

وہ بلالِ حبشیؓ ہوں کہ صہیب رومیؓ
سارے گورے ہیں اُنھیں کے سبھی کالے اُنکے

Scanned by CamScanner

پیشِ حق روزِ جزا وہ مجھے اپنا کہہ دیں
یہ دل و جاں یہ زر و مال حوالے اُنکے

تشنہ لب رہتے ہیں جو مرضیِ مولا میں یہاں
منتظر خُلد میں تسنیم کے پیالے اُنکے

حشر میں ہونگے مددگار غلاموں کے ضرور
نہ سُنے جائینگے سرکار سے نالے اُنکے

پہلے حق گوئی تھی پہچان مسلمانوں کی
آج کیا بات ہے ہونٹوں پہ ہیں تالے اُنکے

دولتِ دیں ہو کہ ہو دولتِ دنیا ساجد
کُنجیاں سارے خزانوں کی حوالے اُنکے

ﷺ

سرکار جو بخشیں دردِ جگر وہ دردِ جگر میرا سارا
جو چاہتے ہیں یہ مال یہ زر، یہ مال یہ زر اُنکا سارا

ہے ذکرِ نبیؐ میں محو زباں اور ہجرِ نبیؐ میں اشک رواں
طیبہ سے جو گزرے بادِ صبا یہ حال مرا کہنا سارا

اے یادِ نبیؐ مت چھوڑ مجھے مایوسی کے اس صحرا میں
کسطرح کٹیگا ہستی کا مجھ سے یہ سفر تنہا سارا

کچھ شعر نبیؐ کی مدحت کے کچھ پھول نبیؐ کی عقیدت کے
کچھ موتی اشکِ ندامت کے اپنا ہے یہ سرمایہ سارا

اولاد سے جان سے دولت سے سرکار کو تم اولیٰ سمجھو
ورنہ رکھا رہ جائے گا ایمان کا یہ دعویٰ سارا

Scanned by CamScanner

ایماں کی یہ شدّت ہوتی ہے یوں دین کی خدمت ہوتی ہے
لا رکھّا نبیؐ کے قدموں میں صدّیقؓ نے مال اپنا سارا

رحلت کی مصیبت آ پہنچی لو آخری ساعت آ پہنچی
لگتا ہے کہ جیسے یہ دنیا دو پل کا تھا ہنگامہ سارا

آقا کے کرم کے چھینٹوں نے تر مجھ کو کیا ساجدؔ جب سے
دوزخ کے بھڑکتے شعلوں کا جاتا رہا اندیشہ سارا

Scanned by CamScanner

ﷺ

یوں سند محبوبیِ حق کی عنایت ہو گئی
طاعتِ محبوبِ حق، حق کی اطاعت ہو گئی

اُنپہ مر جانے کی پیدا دل میں حسرت ہو گئی
زندگی کی اب مرے نزدیک قیمت ہو گئی

خود مرے اعضاء گواہی دے گئے میرے خلاف
وہ تو کہئے میری جانب اُنکی رحمت ہوگئی

آپ ہیں بدرُالدجیٰ نورُالہدیٰ شمس الضحیٰ
آپ کے منہ سے مِری بخشش کی صورت ہو گئی

حشر میں قیمت نہیں اُٹھی مرے اعمال کی
مغفرت اُنکی شفاعت کی بدولت ہو گئی

Scanned by CamScanner

آپ اب ہم کو نہ دھتکاریں خدا کے واسطے
آپ کے لطف و کرم کی ہم کو عادت ہو گئی

آج پھر ہم نے سجا لی بزمِ ذکرِ مصطفٰےؐ
آج پھر شیطان کی محنت اکارت ہو گئی

آپ کا ہر لفظ ٹھہرا وحیِ حق کا آئینہ
آپ کی اک اک ادا حکمِ شریعت ہو گئی

جب بنایا ہے بشر اللہ نے محبوب کو
اشرفِ مخلوق ساجدؔ آدمیّت ہو گئی

ﷺ

چلمن کیسی جالی کیسی گنبد کیسا در کیسا ہے
اے زائرِ طیبہ آقا کے دربار کا منظر کیسا ہے

جا کر نہیں دیکھا تھا تو کبھی روضہ نظر آتا خواب میں ہی
کیسی ہے یہ ناکامی میری آنکھوں کا مقدّر کیسا ہے

اب حشر تلک دنیا کو کوئی حاجت ہی نہیں پیغمبر کی
یہ شرع مکمّل کیسی ہے یہ آخری رہبر کیسا ہے

اک باعثِ روز اک باعثِ شب مجھکو بھی کبھی دکھلا یا رب
وہ زلفِ معنبر کیسی ہے وہ روئے منوّر کیسا ہے

کچھ خوفِ عذابِ قبر نہیں کچھ فکرِ حسابِ حشر نہیں
یہ لُطف اُنکا یہ اُنکا کرم ہر حال میں مجھ پر کیسا ہے

Scanned by CamScanner

کیا دل کی راہ سے ہوتے ہوئے وہ حجرۂ جاں تک آ پہنچے
یہ روح معطّر کیسی ہے یہ قلب منوّر کیسا ہے

آشفتہ سری ہے ساجد کی یا نازِ غلامی ہے اُنکا
کہتا ہے کہ آقا خود پوچھیں حالِ دلِ مضطر کیسا ہے

Scanned by CamScanner

ﷺ

آپ کے در کا لقب دارِ شفا رکھا ہے
خاک کا نام مریضوں نے دوا رکھا ہے

نہ ضرورت کوئی خوشبو کی نہ زیبائش کی
ذکرِ سرکار سے محفل کو سجا رکھا ہے

ذہن پُر نور ہے ، جاں پاک ہے ، روشن ہے ضمیر
قلب میں نامِ محمدؐ کا دیا رکھا ہے

میرے سرکار کے بازو کی توانائی نے
حوصلہ میرے ارادوں کا بڑھا رکھا ہے

تم نے جب لے ہی لیا وعدۂ بخشش حق سے
پھر تو یہ کام قیامت میں ہُوا رکھا ہے

Scanned by CamScanner

تجھ کو کرنا ہے فدا پائے نبیؐ پر اک دن
زندگی یوں تجھے سینے سے لگا رکھا ہے

اہلِ دل اُنکو سمجھتے ہیں بہر لمحہ قریب
فاصلہ فاصلے والوں نے بڑھا رکھا ہے

جانے کس راہ سے آئیں مرے آقا ساجدؔ
میں نے ہر راہ میں آنکھوں کو بچھا رکھا ہے

Scanned by CamScanner

صلی اللہ علیہ وسلم

حضورِ مصطفےٰ ؐ یہ حال کہہ دینا صبا میرا
کہ اُنکے ہجر میں اب دم لبوں پر آگیا میرا

وہاں حامی بھلا کب ہوگا کوئی دُوسرا میرا
بھرم رکھینگے محشر میں شہِ ہر دو سَرا میرا

بحمدِ اللہ دِل آئینہ ہے عشقِ محمّد ؐ کا
مرا سر مایۂ جاں ہے یہ دردِ لا دوا میرا

میں قرباں اُنکی نسبت پر فدا میں اُنکی قربت پر
وہاں وہ ساتھ تھے میرے جہاں کوئی نہ تھا میرا

شریعت میرا ایماں ہے طریقت میرا مسلک ہے
حبیبِ حق سے مل جاتا ہے جا کر سلسلہ میرا

Scanned by CamScanner

زباں سے کیوں کہوں مجھ کو یہ دیجے یہ عطا کیجے
مرے سرکار کو معلوم ہے اچھا برا میرا

خدا خالق نبیؐ مالک خدا معطی نبیؐ قاسم
نبیؐ جب ہو گئے میرے تو پھر حق ہو گیا میرا

نبیؐ کو دیکھنے کے بعد میں نے آئینہ دیکھا
تو حیرانی سے وہ منہ دیکھتا ہی رہ گیا میرا

حصارِ دورِ دامانِ نبیؐ مجھ کو میسّر ہے
بگاڑیگی بھلا یہ گردشِ ایّام کیا میرا

ہے جب ایمان سے آراستہ سینہ تو پھر ساؔجد
مِری دنیا مِری عقبےٰ نبیؐ میرے خدا میرا

ﷺ

ہے دارائی کے لائق جو وظیفہ خوار ہے اُنکا
مسیحائی پہ وہ فائز ہے جو بیمار ہے اُن کا

یہاں بھی اُسکی عزت ہے وہاں بھی اُسکی قیمت ہے
یقیناً اُسکی جنّت ہے جو تابعدار ہے اُنکا

حکومت ہے ہماری بادشاہِ وقت ہیں ہم بھی
ہماری راجدھانی سایۂ دیوار ہے اُنکا

اُدھر دوزخ اِدھر جنّت اُدھر ذِلّت اِدھر عزت
اُدھر انکار ہے اُنکا اِدھر اِقرار ہے اُنکا

نِگاہیں کھوئی کھوئی سی یہ آنکھیں سوئی سوئی سی
یہ بے آرام کوئی طالبِ دیدار ہے اُنکا

مسلماں ہو کے جو شرعِ پیمبر پر نہیں چلتے
تو سارا دعویٰ عشقِ نبیؐ بے کار ہے اُنکا

محمّدؐ مصطفیٰؐ کے سامنے جس نے اِمامت کی
وہی ہے نائبِ اوّل جو یارِ غار ہے اُنکا

بقولِ مصطفیٰؐ شیطاں عمرؓ سے دور رہتا ہے
بقرآں وَصف اشِدّاء علی الکفار ہے اُنکا

پیمبر زادیاں دو آئیں زوجیّت میں عثماںؓ کی
تو پھر بے شبہ معیارِ حیا کردار ہے اُنکا

نبیؐ ہیں جس کے مولا اُسکے مولا ہیں علیؓ بے شک
پہنچ ہے جس میں بیچاروں کی وہ دربار ہے اُنکا

جنھیں نسبت ہے صدّیقؓ و عمرؓ، عثمانؓ و حیدرؓ سے
وہی ساجد، ہیں دینِ حق پہ بیڑا پار ہے اُنکا

Scanned by CamScanner

ﷺ

شوق بھی ہے سر بھی ہے سودا بھی ہے
سامنے سرکار کا روضہ بھی ہے

ہم نہیں بھٹکینگے راہِ راست سے
ہم نے جو مانا ہے وہ جانا بھی ہے

کاش کہہ دیتی صبا آکر کبھی
اُنکی محفل میں ترا چرچا بھی ہے

کیا یہاں تشریف رکھتے ہیں حضورؐ
با ادب محفل میں دیوانہ بھی ہے

مستقل کِسکو ہے دنیا میں قیام
جو یہاں آتا ہے وہ جاتا بھی ہے

Scanned by CamScanner

کیوں نہیں کرتے خود اپنا احتساب
قبر کی پُرسِش کی کچھ پروا بھی ہے

سرد مہری کیوں عمل کے باب میں
گرمئِ محشر کا اندازہ بھی ہے

ساجدؔ اس منہ پر طلب دیدار کی
آئینہ میں اپنا منہ دیکھا بھی ہے

Scanned by CamScanner

ﷺ

اِذنِ طلب ملا نہیں اُنکی جناب سے
قسمت کو بیر ہے دلِ خانہ خراب سے

مانگو گدائے کوئے رسالتمآب سے
پوچھو رہِ نجات کسی راہ یاب سے

معراج میں حضور کے قدموں کی دھول تھی
آگے بہت نجوم و مہ و آفتاب سے

آقا کو ناپسند ہو اور ہم کو ہو پسند
ایسا عمل الگ ہے وفا کے نصاب سے

ملنے نہ دیگی اُسکو زمیں اپنی خاک میں
جو گرِ گیا نِگاہِ رسالتمآب سے

Scanned by CamScanner

ہو لمس پا سے آپکے سر اپنا سرفراز
بینائیاں عطا ہوں دہن کے لُعاب سے

ملنا جناں کا ایسا ہے بے عشقِ مصطفٰےؐ
ہوتا ہے بُعد جیسے حقیقت کو خواب سے

محفوظ مشرکین بھی ہیں آپکے طفیل
ہیں آپ درمیاں تو ہے مُہلت عذاب سے

بے حرمتی ہے پھر بھی جو لو نامِ مصطفٰےؐ
منہ لاکھ دھو کے آئے ہو مشک و گلاب سے

تم کس کے ہو غلام، حبیبِ خدا کے ہیں
کس سے ہے تم کو ربط، رسالتمآب سے

ہم عام عاصیوں پہ ہیں خاص اُنکی رحمتیں
محفوظ ہیں اسی لئے حق کے عتاب سے

Scanned by CamScanner

دنیا کہے جو مجھکو گدائے درِ نبیؐ
ہو یہ سند عزیز مجھے ہر خطاب سے

تجھ سے زیادہ رہتی ہے آقا کو تیری فکر
ساجدؔ وہ مضطرب ہیں ترے اضطراب سے

ﷺ

عشاقِ حبیبِ خالقِ کی اک خاص یہ عادت ہوتی ہے
ہر بات پہ آنسو بہتے ہیں بے وجہ بھی رِقّت ہوتی ہے

سرکارِ مدینہ سے جس کو جسدرجہ محبت ہوتی ہے
اُتنی ہی خدا کی نظروں میں اُس شخص کی عزّت ہوتی ہے

ہم جیسے ہزاروں ہیں اُنکے اُن جیسا ہمارا کوئی نہیں
نظروں سے گرادیں وہ نہ کہیں یہ سوچ کے وحشت ہوتی ہے

کیوں حجرۂ جاں آباد سا ہے ہر موئے بدن کیوں شاد سا ہے
دربارِ نبیؐ میں بات کوئی شاید مری بابت ہوتی ہے

یہ بادِ صبا بے اذنِ طلب آتی ہے درِ سرکار سے جب
فرقت کی قیامت میں شامل اک اور قیامت ہوتی ہے

Scanned by CamScanner

قسمت کی خرابی ہے جو کوئی ایمان نہ لا پائے ورنہ
وہ چاہیں تو پتّھر میں پیدا ایماں کی حرارت ہوتی
ہے

کوئی حق بیں آنکھوں والا بس دیکھ سکے روئے والا
کہنے کو تو یوں سب آنکھوں میں تنویرِ بصارت ہوتی
ہے

ایقان کی دولت ذہنوں میں اخلاص کی دولت آنکھوں میں
ایمان کی دولت سینوں میں آقا کی بدولت ہوتی
ہے

اللہ کی رحمت بھاگی ہوئی دوڑی ہوئی آتی ہے فوراً
صرف اُسکی طرف جسکی جانب وہ چشمِ عنایت ہوتی
ہے

ہم جتنے بھی فریادی ہیں سب رحم و کرم کے عادی ہیں
تھوڑی سی بھی تاخیرِ کرم سرکار قیامت ہوتی
ہے

آقا کو عزیز از جاں سمجھو تب تکملۂ ایماں ہوگا
سرکارِ مدینہ کی الفت ایماں کی علامت ہوتی
ہے

پابندِ ادب ہوتے ہیں سبھی آقا کی حضوری میں ورنہ
تقویٰ، خوش اعمالی، نیکی ہر بات اکارت ہوتی ہے

حق سب کا ادا کرکے دیکھو غیروں کا بھلا کرکے دیکھو
آقا سے وفا کرکے دیکھو دنیا ہی میں جنّت ہوتی ہے

حوروں کو جو گِنتے رہتے ہیں سجدوں کے عوض روزوں کے عوض
خالق کی عبادت اُنکے لئے صرف ایک تجارت ہوتی ہے

بے لوث نمازیں ہوتی ہیں بدلے کی ہوس ہوتی ہی نہیں
عاشق کے لئے خالق کی رضا ہی جانِ عبادت ہوتی ہے

بندوں کے حقوق اللہ کا حق پابندیِ دیں فکرِ روزی
اوروں کی بُرائی کرنے کی کیسے تمھیں فرصت ہوتی ہے

ساجدؔ کبھی دیکھی بھی تم نے اپنی صورت آئینہ میں
رکھتے ہیں جو دِل میں عشقِ نبیؐ کیا اُنکی یہ صورت ہوتی ہے

ﷺ

کوری ہے فردِ معصیت اُنکے غلام کی
کیا بات ہے رسول علیہ السّلام کی

کیا دیدنی تھیں میرے تصور کی جنتیں
مکّہ میں کی سحر تو مدینے میں شام کی

اسمیں نہیں جو عکسِ جمالِ رخِ نبیؐ
تصویر نا تمام ہے ماہِ تمام کی

شاید گزرنے والے ہیں وہ دِل کے پاس سے
ہے گونج قصرِ جاں میں درود و سلام کی

آقا کا نام لینے کی یہ احتیاط ہے
ڈالی سجا رہا ہوں درود و سلام کی

Scanned by CamScanner

لب پہلے کیجئے مئے حبّ نبیؐ سے تر
پھر آس کیجئے مئے کوثر کے جام کی

گر زندگی نہیں ہے فدائے قدومِ پاک
یہ میرے کام کی ہے نہ اوروں کے کام کی

جنّت کا کیا مقابلہ کوئے رسولؐ سے
جنّت تو بھیک ہے درِ خیرُ الانام کی

مارے حسد کے اب تو کوئی چاہے مر ہی جائے
مِل بھی چکی سند اُنھیں مختارِ عام کی

چلتی ہیں یوں تو بادِ صبا بھی نسیم بھی
پر بات الگ ہے آپکے طرزِ خرام کی

کر کے نِثار پائے محمّدؐ پہ ایک دِن
ناکام زندگی بھی بنا لونگا کام کی

دشمن کے واسطے بھی لبوں پر رہی دعا
سوچی کبھی نہ آپنے بات انتقام کی

عام آدمی کو لگتا ہے جیسے وہ خاص ہے
شہرت یہی ہے آپکے دربارِ عام کی

صدقہ ہے یہ رسولِ گرامی کے نام کا
بٹتی ہے بھیک اُنکے غلاموں کے نام کی

پھر ہیں وہی بُرائیاں اُمّت میں چار سو
خود شاہِ دیں نے جنکی بہت روک تھام کی

کرتا ہے کون پاس حقوق العِباد کا
مفقود ہے تمیز حلال و حرام کی

ساجدؔ یہ بار گاہ حبیبِ خدا کی ہے
حد میں ہے عشق بھی ادب و احترام کی

ﷺ

جس آدمی کو کوئے نبیؐ کی ہوا لگے
پھر اُسکا دل جناں کی فضاؤں میں کیا لگے

اُنکے قدومِ پاک پڑیں جس زمین پر
پھر وہ زمیں ، زمیں نہیں عرشِ علیٰ لگے

چارہ گر و مریضِ فراقِ نبیؐ ہوں میں
ممکن نہیں کہ مجھ کوتمھاری دوا لگے

گر شائبہ بھی عشقِ نبیؐ کا کسی میں ہو
کتنا ہی اجنبی ہو مجھے آشنا لگے

محفل میں جتنی بار لیا جائے اُنکا. نام
اتنی ہی بار نعرۂ صلِّ علیٰ لگے

Scanned by CamScanner

کشتی پہ گر کسی کی لکھا ہو نبیؐ کا نام
طوفان سے گزر کے کنارے پہ جا لگے

تم خلد کہہ رہے ہو تو پھر خلد ہی سہی
مجھ کو تو ہو بہو یہ درِ مصطفیٰؐ لگے

مانگی اگر نہ جائے وسیلے سے آپ کے
پھر کس طرح کسی کو کسی کی دعا لگے

ساجدؔ نبیؐ کے پاؤں پہ خم ہو سرِ نیاز
محشر میں میرے نام کی جس دم صدا لگے

Scanned by CamScanner

ﷺ

سرکار کی طرف سے کمی کب کوئی رہی
میری طرف سے ہی کوئی شاید کمی رہی

جب تک درِ رسولؐ سے وابستگی رہی
قدموں میں اک جہان کی شاہنشہی رہی

جب تک حضور آنہ گئے سیرِ عرش سے
اُس وقت تک یہ گردشِ دوراں رُکی رہی

مجھ کو نبیؐ نے دامنِ رحمت میں لے لیا
تقدیر میری سمت کھڑی دیکھتی رہی

یہ معصیت کی راہ تو تاریک تھی بہت
یاد اُنکی کہکشاں کی طرح جاگتی رہی

Scanned by CamScanner

اُنکی نگاہِ لطف کو حاصل ہے وہ دوام
بگڑی جو ایک بار بنی پھر بنی رہی

دیوانہ اُنکی بزم میں ہُشیار ہو گیا
حدِّ ادب میں عشق کی دیوانگی رہی

دنیا تو جی لگانے کی مطلق جگہ نہ تھی
یہ اُنکی یاد تھی جو طبیعت لگی رہی

جب تک خدا سے اِذنِ شفاعت نہ لے لیا
اشکوں کی اک جھڑی متواترِ لگی رہی

قرباں نہ کر سکے اسے پائے رسولؐ پر
اک عُمر زندگی سے یہ شرمندگی رہی

اپنا غلام کہہ کہ پکاریں مجھے حضورؐ
بس آرزو یہ دل میں مرے جیتے جی رہی

Scanned by CamScanner

اک دن حضورؐ بزمِ تصور میں آگئے
پھر تو تصوّرات کی محفل سجی رہی

ساجدؔ اُنھیں کو اِذنِ شفاعت عطا ہوا
محشر میں بات بس مرِے سرکار کی رہی

Scanned by CamScanner

صلی اللہ علیہ وسلم

میرے مولا مجتبیٰؐ حاجت روائی کیجئے
میرے آقا مصطفےٰؐ مشکلکشائی کیجئے

مقصدِ ہستی مرا بس آپکا دیدار ہے
جان و دل لے لیجئے اور رونمائی کیجئے

قلب میں عشق نبیؐ کو جاگزیں کرنے کے بعد
کفر سے خم ٹھونک کر زور آزمائی کیجئے

ربط اپنا توڑیئے بیگانۂ سرکار سے
آشنائے مصطفےٰؐ سے آشنائی کیجئے

اس طریقے سے حیاتِ جاوداں مل جائیگی
اُن پہ مر مٹنے کی کوشش انتہائی کیجئے

Scanned by CamScanner

پہلے خود کو کیجئے ہر اک بُرائی سے بَری
صرف اُس کے بعد اوروں کی بُرائی کیجئے

کیجئے ساجدؔ عمل اِس اُسوۂ سرکار پر
دشمنوں سے پیار غیروں سے بھلائی کیجئے

Scanned by CamScanner

ﷺ

خوفِ حساب خوفِ قبر فکرِ مآل لے گئی
نسبتِ کوئے مصطفٰےؐ سارے وبال لے گئی

صورت اُنھیں دکھا سکوں ایسے عمل نہ تھے مِرے
اُنکے حضور تو مری صورتِ حال لے گئی

طائرِ شوق کو کوئی حاجتِ بال و پر نہ تھی
حسرتِ دیدِ مصطفٰےؐ بے پرو بال لے گئی

زلفِ نبیؐ کو چھو کے جب آئی نسیمِ با ادب
اِذنِ نشاط دے گئی گردِ ملال لے گئی

قُربِ شہِ حجاز تک اُنکی حریمِ ناز تک
اوجِ خیال کی قسم موجِ خیال لے گئی

Scanned by CamScanner

حالتِ دل تباہ تھی ظلمتِ شب کی راہ تھی
شمعِ جمالِ مصطفیٰؐ صاف نکال لے گئی

امتِ مسلمہ پہ یوں کفر کا وار چل گیا
گردشِ وقت ہاتھ سے خُلق کی ڈھال لے گئی

اک نگہہِ عمل طراز مجھ پہ بھی ہو شہِ حجاز
یہ مری بے حسی مرے سارے کمال لے گئی

ساؔجد کم نگاہ دیکھ بے عملی نے کیا کیا
عزمِ حسینؓ لے گئی سوزِ بلالؓ لے گئی

Scanned by CamScanner

ﷺ

قربان چاند روئے منور کے خال پر
سورج فدا حضورؐ کی شمعِ جمال پر

آ ہی گیا ترس اُنھیں مجھ بے کمال پر
نازاں ہوں قطرۂ عَرَقِ اِنفعال پر

مجھ کو بھی مرہمِ کرمِ مصطفیٰؐ ملے
آ جائے میرا زخمِ جگر اِندمال پر

اپنے کرم سے کی متعیّن رہِ نجات
لاکھوں درود آپ کے اصحاب و آل پر

افسوس بوسہ گاہِ نبیؐ لال ہو گئی
آیا نہ رحم شمر کو زہرا کے لال پر

Scanned by CamScanner

اس ایک آرزو پہ فدا ساری حسرتیں
کاش اُنکا ہاتھ ہو مرِے دستِ سوال پر

اِذنِ طلب مدینہ سے آنے تو دے ذرا
اے عندلیبِ شوق ابھی مت نکال پر

ساجدؔ کسی کا ڈر ہو بھلا کس لئے مجھے
بازوئے مصطفٰیؐ ہے مری دیکھ بھال پر

Scanned by CamScanner

صلی اللہ علیہ وسلم

قرب اُنکا میسر ہو جسکو وہ فخرِ زمانہ ہو جائے
جاہل ہو تو عاقل ہو جائے ناداں ہو تو دانا ہو جائے

پوشیدہ ہیں میرے رنج و الم ناگفتہ ہے میرا قصۂ غم
کہہ دونگا حضورِ شاہِ امم طیبہ مِرا جانا ہو جائے

رسوائے زمانہ ہو جائے گرِ جائے نظر سے جو اُنکی
جو اُنکی نظر میں آجائے یکتائے زمانہ ہو جائے

تم ہی مرِے مولا ہو آقا تم ہی مرے آقا ہو مولا
تم چاہو تو محشر میں میری بخشش کا بہانہ ہو جائے

ہو جائے مجھے دیدارِ نبیؐ ہستی کا مری مقصد ہے یہی
بس ایک جھلک دیکھوں اُنکی اور ختم فسانہ ہو جائے

Scanned by CamScanner

ہر سال تراویحِ رمضاں امّت پہ عمرؓ کا ہے احساں
قرآن مسلماں یاد کریں محفوظ خزانہ ہو جائے

قرآں میں ہے ساجدؔ قولِ خدا سب کے لئے رحمت ہیں آقاؐ
اب اُنکے حصارِ رحمت سے باہر جسے جانا ہو جائے

Scanned by CamScanner

صلی اللہ علیہ وسلم

شکل تو اُنسے منہ چھپانے کی
حسرت اُنکے حضور جانے کی

ہر مرض کے لئے دوا کیا ہے
خاک ہے اُنکے آستانے کی

پیروی اُنکی لوگ کرتے ہیں
رہبری جنکی مصطفیٰ نے کی

لو وہ دستِ عطا اُٹھا اُنکا
جھولیاں بھر گئیں زمانے کی

راستے میں ہی پا گئے منزل
رہبری اُنکے نقشِ پا نے کی

Scanned by CamScanner

جو جہاں میں کسی کے بس کی نہ تھی
حل وہ مشکل تری عطا نے کی

میری بخشش کی فکر روزِ جزا
صرف محبوبِ کبریا نے کی

دیجے ساجدؔ کو جلد خوش خبری
اپنے دربار میں بلا نے کی

Scanned by CamScanner

ﷺ

حق کو حق ایمان کو دولت خُلق کو عزت جانے ہے
دنیا جو کچھ جانے ہے بس اُنکی بدولت جانے ہے

زاہد اپنے زُہد و وَرع کو جنسِ تجارت جانے ہے
اور واعظ جنّت کو بس سجدوں کی قیمت جانے ہے

عشقِ رسولِ خالقِ کُل میں پوشیدہ ہے حق کی رضا
عاشق تو بس حق کی رضا کو جانِ عبادت جانے ہے

وحیِ حق کے عین مطابق ہوتا ہے ہر قول اُسکا
میرا آقا میرا مولا رازِ مشیّت جانے ہے

شرط اگر دیدار کی اُنکے مرنا ہو تو مر جائے
اُنکا دیوانہ اُنکے دیدار کی قیمت جانے ہے

Scanned by CamScanner

سیرِ دوزخ و جنّت سیرِ ہفت افلاک و عرشِ بریں
اِسکے سوا جو دیکھا وہ بس چشمِ رسالت جانے ہے

اُنکی اطاعت میں مُضمَر ہے خالقِ اکبر کی طاعت
مومن تو روحِ ایماں آقا کی محبّت جانے ہے

چاروں ہیں نائب اُنکے بوبکرؓ و عمرؓ، عثمانؓ و علیؓ
دنیا کی تاریخ یہی ترتیبِ خلافت جانے ہے

جو جتنا ڈرتا ہے حق سے ہے اُتنا ہی با عزت
ساجدؔ تو بس تقوے کو پیمانۂ عزت جانے ہے

Scanned by CamScanner

ﷺ

حشر کا شور ہے بپا خَلق کا ازدحام ہے
اُنکے سبھی ہیں منتظر سب کو اُنھیں سے کام ہے

رحمتِ کبریا ہیں وہ سرورِ انبیا ہیں وہ
جتنی وہ ذات خاص ہے اُتنا ہی فیض عام ہے

پیشِ رخِ شہِ انام کُلّیتہً مہِ تمام
پھیکا ہے بے ثبات ہے خام ہے ناتمام ہے

حشر کے دِن مجھے مَلک لے چلیں سوئے نار جب
آ کے کہیں حضور تب یہ تو مرِا غلام ہے

حشر میں رحم کھائیں آپ میرے گُنہ چھپائیں آپ
آپ سے اتنی عرض ہے آپ سے اتنا کام ہے

Scanned by CamScanner

دعوئِ عشقِ کبریا عشقِ نبیؐ کے ما سوا
لغو ہے بے اساس ہے صرف خیالِ خام ہے

ہو کے جو آئی ہو فدا بر رُخ و زلفِ مصطفٰےؐ
بس، وہی صبح صبح ہے بس وہی شام شام ہے

عشقِ رسول تو کجا ذکرِ رسول بھی نہیں
لب پہ نبیؐ کا نام بھی اب تو برائے نام ہے

بار گہہِ حجاز میں اُنکے حریمِ ناز میں
عشقِ جنوں مزاج بھی مائلِ احترام ہے

اُن پہ درود بھیجنا اُن پہ سلام بھیجنا
حق جو کرے وہ ہم کریں کتنا عظیم کام ہے

بے ادبی بہ پیشِ او بولہبی ست ہو بہو
راندۂ کوئے مصطفٰےؐ تجھ پہ جناں حرام ہے

Scanned by CamScanner

بس وہی کامیاب ہے اپنا جسے بتائیں آپؐ
در پہ جسے بلائیں آپؐ بس وہی شادکام ہے

ساجدِ بے ہنر کو بھی اِذنِ طلب ملے کبھی
ایک غلام آپکا یہ بھی شہِ انام ہے

Scanned by CamScanner

ﷺ

فضیلتِ اہلِ بیت ثابت کتابِ حق کی زبان سے ہے
اسی لئے تو ہمیں عقیدت رسولؐ کے خاندان سے ہے

رحیم آپس میں جسقدر ہیں شدید اُتنے ہی کفر پر ہیں
تعلُّق اِس قولِ حق کا سیدھا فقط صحابہ کی شان سے ہے

قدم ہے یہ شاہِ دوسرا کا یہ فخر ہے عرشِ کبریا کا
وضاحتِ منزلِ حقیقت اِسی قدم کے نشان سے ہے

کہا ہے اپنی طرف سے کب کچھ مطابق وحیِ حق ہے سب کچھ
کلام ہے ربّ ِ عالمیں کا مگر نبیؐ کی زبان سے ہے

ہو کوئی حق بیں نگاہ والا وہ دیکھ پائیگا جسمِ والا
گراں زمین اور زمان سے ہے سبک خیال اور گمان سے ہے

قدم بڑھایا تو لامکاں میں قدم اُتارا تو پھر مکاں میں
مِلی ہوئی لامکاں کی سرحد مرِے نبیؐ کے مکان سے ہے

وہ کن مراتب کو پا چکے تھے وہ کتنے نزدیک جا چکے تھے
کرے کوئی اس کا کیا تعیّن جو فرق کم دو کمان سے ہے

کہیں وہ مجھ کو غلام اپنا تو یہ کرم ہی کرم ہے اُنکا
وگرنہ سوچو تو کیا تعلّق زمین کا آسمان سے ہے

یہ بے حس و مضمحل مسلماں یہ بے عمل مردہ دل مسلماں
ہو چا ہے خطرہ میں دین سارا اِسے غرض اپنی جان سے ہے

نہ عاقبت کی ہے فکر کوئی نہ آخرت کا ہے ذکر کوئی
نہ خوف نارِ جحیم کا ہے نہ ڈر کوئی امتحان سے ہے

لکھی ہے ماتھوں پہ جبہ سائی عیاں ہے چہروں سے پارسائی
جو حال ہے اندرونِ خانہ وہ حال باہر بیان سے ہے

Scanned by CamScanner

نہ سوزِ صدیقؓ و عزمِ فاروقؓ و علمِ عثمانؓ و زورِ حیدرؓ
نبی کی الفت کا سارا دعویٰ فقط زبان و بیان سے ہے

یہ ایک پہچان مومنوں کی خدا نے ساجدؔ ہمیں بتائی
رسول کی ذات پاک اُن کو عزیز تر اپنی جان سے ہے

***

ﷺ

(نعتیہ گیت)

تم میرا دل میری جان اے پیارے نبیؐ
تم پہ فدا دونوں جہان اے پیارے نبیؐ
لاکھ پیمبر حق نے بھیجے
کیسے کیسے کیسے
تم اُن میں سب سے مہان
اے پیارے نبیؐ

حشر کی منزل سخت کڑی ہے
سب کی تم سے آس لگی ہے
رکھیو ہمارا بھی دھیان
اے پیارے نبیؐ

سب کی نظر ہے لطفِ نظر پر
بھیڑ لگی ہے آپکے در پر
شاہ و گدا سب اک سمان
اے پیارے نبیؐ

Scanned by CamScanner

حال مرا کب تم سے چھپا ہے
علم ہے مجھ کو تم کو پتہ ہے

پھر میں کروں کیا بیان
اے پیارے نبیؐ

آپ کے دامن میں جو پہنچا
گرمیِ محشر سے وہ ڈرے کیا

دامن ہے یا سائبان
اے پیارے نبیؐ

میرے سارے عیب بُھلا کے
مجھ کو اپنے در پہ بُلا کے

سن لو مِری داستان
اے پیارے نبیؐ

تیری صورت حق کا جلوہ
تیری سیرت حق کا رستہ

تیری گلی جنّت سمان
اے پیارے نبیؐ

کوچہ تیرا خُلدِ بریں تک
قریہ تیرا عرشِ بریں تک

Scanned by CamScanner

حدِّ مکاں تالا مکان
اے پیارے نبیؐ

دھوکے کا بیوپار ہے اپنا
جھوٹ کا کاروبار ہے اپنا
ایماں کی پھیکی دوکان
اے پیارے نبیؐ

ناقدری، ناداری، خواری
آپکی امّت پر ہے طاری
ختم کرادو امتحان
اے پیارے نبیؐ

گرتی ہوئی مسجد یہ پکاری
ختم ہوئے کیا حق کے پجاری
کیسے سہیں ہم یہ اپمان
اے پیارے نبیؐ

عزم عطا ہو جوش عطا ہو
عقل عطا ہو ہوش عطا ہو
کردو ہمیں شکتی مان
اے پیارے نبیؐ

Scanned by CamScanner

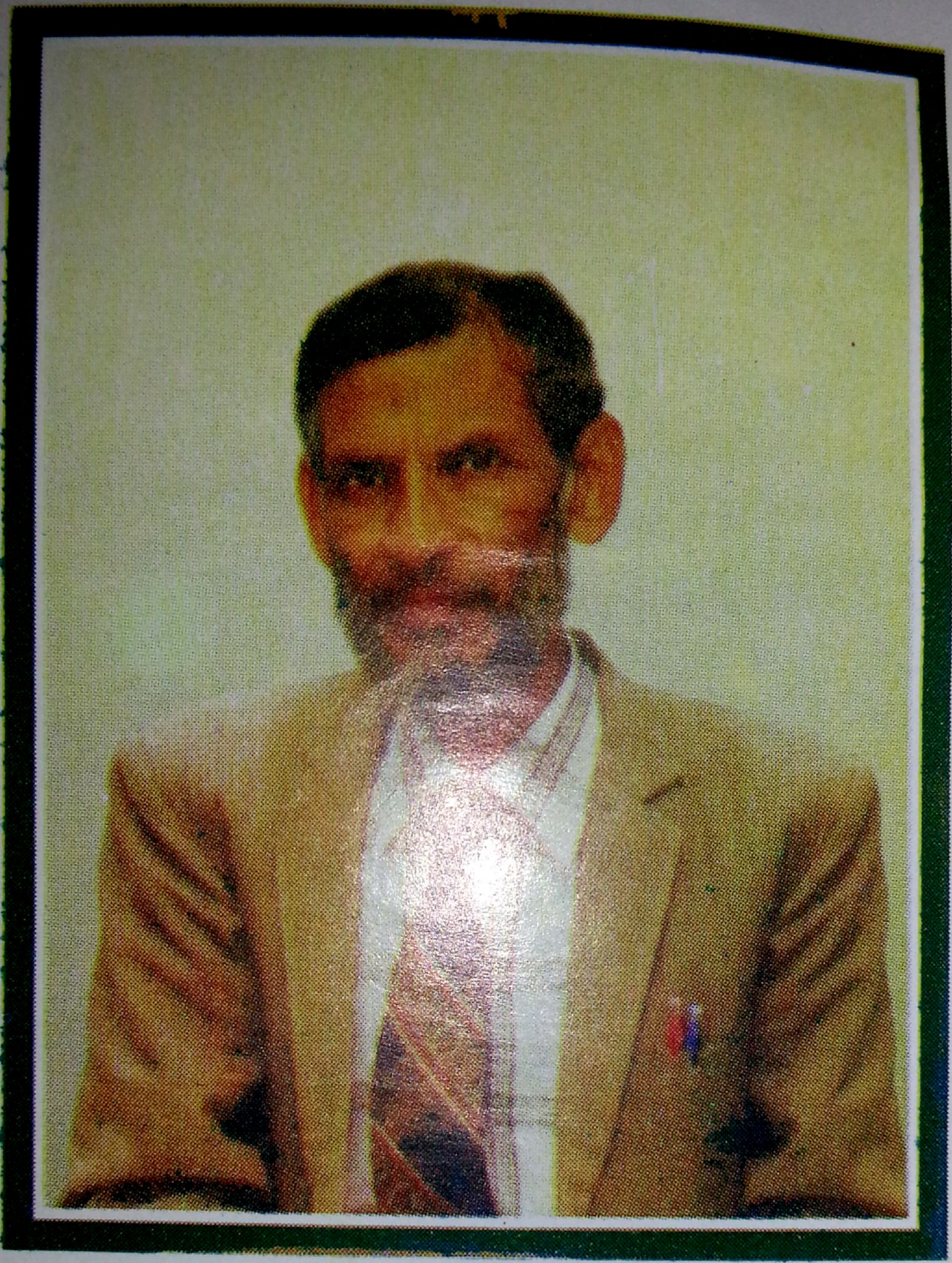

ساجد امروہوی

Scanned by CamScanner